اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۲۹) مطبوعہ ۲۰ جولائی ۱۸۹۴ء بروز جمعہ جلد (۲۲)

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے ۔ عہ

قیمت بیرونجات سے معہ محصول ڈاک عہ

قیمت دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی عہ

ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دی جائیگی ۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لی جائیگی +

ایڈیٹوریل

میں نے صبر سے خداوند کا انتظار کیا ۔ وہ میری طرف مائل ہوا ۔ اور اُس نے میری فریاد سُنی ؎ زبور ۴۰ - ۱ +

یہہ زبور کی آیت ایک نو تصنیف رسالہ کے سر ورق پر مندرج ہے ۔ جس کو اخوند محمد یوسف خان صاحب ساکن میرٹھ نے ۔ جو ۲۰ مئی سنہ رواں کو بمقام امرتسر مشرف بہ مسیحیت ہوئے ہیں ۔ شایع کیا ۔ اور جس کو اُنہوں نے مختصر کوائف یوسفی سے موسوم کیا ہے ؎ اس رسالہ میں اُنہوں نے اپنی محمدی زندگی کے گذشتہ حالات کی کیفیت کا خلاصہ اپنے احباب وغیرہ کو بتلانے کے لئے لکھا ہے ۔ اور اُس سے معلوم ہوتا کہ اُن کے اسلام کو ترک ۔ اور مسیحیت کو قبول کرنے کی کیا وجہیں ہوئیں ؎ ہم نے اِس رسالہ کو اوّل سے آخر تک بغور و دلچسپی تمام پڑھا + اور اگرچہ اس میں اُنہوں نے اپنی ۴۳ سالہ تاریک زندگی میں سے ۴۳ سال کے واقعات کا ۔ جو محمدیت میں اُن پر گذرے ہیں بہت مختصر بیان کیا ہے ۔ تاہم بعض واقعات نہایت مایوسی آمیز اور رقت انگیز ہیں ۔ جن پر خیال کرنے سے اِس امر کا بخوبی تمام اندازہ ہو سکتا ہے ۔ کہ کسی محمدی متلاشی نجات کی راہ میں جو مشکلات سدّراہ ہوتی ہیں ۔ اُن پر غالب آنا صرف فضل خداوندی ۔ اور طالب حق کے ہمت و استقلال پر منحصر و موقوف ہے ؎ اس میں شک نہیں کہ محمدیوں کو گویا روز پیدایش ہی سے یہہ بات گھُٹی میں پلا دی جاتی ہے ۔ کہ وہ بجز قرآن و دین اسلام کے دنیا میں کسی کتاب و مذہب کو مطلق قابل توجہ نہ سمجھیں ۔ اور نہ کسی دیگر دین و عقیدہ کی تحقیقات کریں خواہ اُن کے منجانب اللہ ہونے کی نسبت قرآنی تصدیق ہی موجود کیوں نہ ہو ۔ اور یہہ متعصب طبیعت ہر ایک محمدی میں ابتدائے پیدایش سے اُس کے قد و قامت اور عمر و عقل کے ساتھ بڑھتی جاتی ہے ؎ یہی وجہہ ہے کہ محمدیوں میں تحقیقات کا مادہ بہت ہی کم ہے ۔ اور وہ بجائے التحقیق اولیٰ من التقلید کے التقلید اولیٰ من التحقیق پر عمل کئے ہوئے ہیں یہی حال اخوند صاحب موصوف کا بھی تھا چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ ”یہہ بات گویا مجھ کو پیدایش کے روز سے سمجھا دی گئی تھی ۔ کہ توراۃ و زبور تو دنیا میں ہی نہیں ۔ اور انجیل مقدس کو پادریوں نے مبدل کر ڈالا ہے ۔ صرف قرآن ہی خدا کا کلام ۔ اور جامع الکتب ہے ۔ جو کچھ ہے بس یہی ہے ۔ ورنہ کچھ نہیں ؎ دوسرے حدیث سے یہہ بھی ثابت ہو گیا تھا ۔ کہ حضرت محمد صاحب خلیفہ عمر پر توراۃ پڑھنے سے ناراض ہو گئے تھے ۔ اس لئے غیر مذہب کی کتاب دیکھنا بالکل ناجائز ہے ؎ میں نے ان وجوہات سے کبھی حقیقی کلام اللہ یعنی بائبل کی طرف توجہ نہ کی ۔ اور جو ایک مرتبہ میرے ایک دوست شیخ عبد الغفور گھڑی ساز

صدر بازار میرٹھ نے مجھے اپنے خیال میں پابند شرع اور اچھا آدمی سمجھکر بیبل شریف یا صرف انجیل مقدس دیکھنے کو کسی عیسائی صاحب سے لادی جس سے شاید اُن کی یہہ غرض تھی کہ دین محمدی میں تو کچھ نہیں۔ اسے ہی دیکھکر کچھ نکال۔ تو میں نے اُس کو اپنے گھر میں لاکر بغیر دیکھے آنکھ بند کر آٹھ ورق پھاڑ کر جلا دئے اور اُن کے پاس کا جانا ترک کر دیا۔ اور یہہ اپنی دانست میں بڑی بہادری کا کام کیا"+

وہ اپنے رسالہ کوالف یوسفی کے آخر میں لکھتے ہیں کہ "ترک اسلام کی وجوہات تو یہہ ہیں کہ فی الحقیقت محمد صاحب کی نبوت ثابت نہیں بلکہ عدم ثبوت پر دلائل قاطع موجود ہیں حضرت کا رویہ۔ نیت۔ کارروائی و تاثیرات و متابعین اور بعض بیانات قرآن و احادیث میں ایسے ہیں جن سے یکلخت دل بیزار ہوگیا تب اسلام خود بخود دل سے نکل گیا+

مسیحی دین قبول کرنے کی یہہ وجہہ ہوئی کہ کتب انبیا مندرجہ بیبل کی وقعت مجھپر کھلی کہ اصل کلام خدا وہی ہے جو بتوسل حقیقی الہام بذریعہ انبیا آیا اور قدیم سے یہودی و مسیحی اُمتوں میں مسلم رہا اسی کی اطاعت فرض عین ہے اور تمام بیبل خداوند مسیح مسیح کی طرف رہنمائی کرتی ہے کہ وہی ہمارا مالک و منجی ہے پس اُس کی قدرت اور قدسیت اور محبت اور خیر خواہی نے دل کو پکڑا تب میں اُس کے قدموں میں آگر گیا۔ اُسکا وہ قول (جو متی ۱۱ باب ۲۸ و ۲۹۔ آیت میں ہے) کہ "اے تم لوگو جو تھکے اور بڑے بوجھ سے دبے ہو سب میرے پاس آؤ کہ میں تمہیں آرام دونگا۔ میرا جوا اپنے اوپر لے لو اور مجھ سے سیکھو۔ کیونکہ میں حلیم اور دل سے خاکسار ہوں تو تم اپنے جیوں میں آرام پاؤگے" صحیح اور کامل اور اُس کی شان مجید کے مناسب اور سب آدمیوں کی جان کا لنگر ہے+

لہذا میں آیا بار عصیاں سے دل ہلکا ہوا۔ آیندہ غضب سے نجات پائی۔ روح میں آرام آیا اُس کے سایہ سے جو ایمان دار پر ہوتا ہے+

گرجاؤں میں مسیح کی تصویر رکھنا چاہئے۔ یا نہیں؟

کوکب ہند مطبوعہ ۸ جولائی میں متہرا اپورتھ لیگ کے ایک خاص جلسہ کے بیان میں مسٹر آئی مسیح لکھتے ہیں۔ کہ "بحث اس مضمون پر ہوئی۔ کہ کیا گرجا گھروں میں مسیح کی تصویر رکھنا چاہئے۔ یا نہیں؟ ہم اس پر خوب سرگرمی کے ساتھ بحث ہوئی اور یہہ نتیجہ نکلا۔ کہ تصویر سے کوئی نقصان نہیں۔ لیکن اُس کی پوجا کرنا نامناسب ہے"+

ہماری سمجھ میں بحث مذکورہ سے اگر یہہ نتیجہ نکلا ہے۔ تو ہرگز خالی از نقصان نہوگا۔ کیونکہ اگر مسیحی عبادت گاہوں میں مسیح کی تصویر رکھنا مناسب تصور کیا جائے۔ تو کچھ شبہ نہیں۔ کہ رفتہ رفتہ اُس کی پرستش بھی ہونے لگے گی: ہم جانتے ہیں کہ فی نفسہ تصویر میں کوئی برائی نہیں ہے۔ اور نہ اُس کا کسی مکان وغیرہ میں رکھنا بری بات ہے۔ لیکن عبادت گاہوں میں اُس کا رکھنا کم زور اعتقاد والے مسیحی نو مریدوں خاص کر اُن کے لئے جو بت پرست مذاہب سے نکل کر مسیحی ہوئے ہیں بلاشبہہ ٹھوکر کا باعث ہوگا۔ اور محمدی و موحد وغیرہ مسیحیوں کی نسبت ویسا ہی خیال کریں گے۔ جیسا کہ وہ رومن کیتھولک فرقہ کی نسبت کرتے ہیں۔ مسیحیوں کو صرف اپنا نہیں۔ بلکہ دوسروں کا خیال بھی کرنا ضرور ہے: اگر ہم عہد جدید میں تلاش کریں۔ تو پولوس رسول سے بہتر مباحث ایسے مسایل میں نہیں ہے۔ پس ہم پہلے قرنتیوں کے آٹھویں باب میں اُس نتیجہ پر غور کریں۔ جو بتوں کا چڑھاوا کھانے کے جواز و عدم جواز کی بابت اُس کی تعلیم سے نکلتا ہے۔ اور صاف معلوم ہوگا۔ کہ درحالیکہ بت مطلق کچھ چیز دنیا میں نہیں ہیں۔ تو اُن پر چڑھائی ہوئی چیز کے کھا لینے میں کوئی نقصان نہیں ہے۔ لیکن رسول نے کیوں اُس سے محترز رہنے کی ہدایت کی؟ صرف اس لئے کہ سب کو یہہ عرفان حاصل نہیں۔ اور کتنے ہی بت کو کچھ چیز جان کر اُس کے چڑھاوے کو کھانے لگتے۔ اور اہل عرفان کا یہہ اختیار بہت سے کم زوروں کے ٹھوکر کھانے کا باعث ہوتا۔ پس لازم ہے۔ کہ ہم اپنے اُس کم زور بھائی کو۔ جس کے لئے مسیح مؤا اپنے عرفان سے ہلاک نہ کریں۔ اور اُس کے ضعیف دل کو گھایل کر کے مسیح کے گنہگار نہ ٹھہریں+

ہم کو اکثر رومن کیتھولک اور سمجھدار ہندوؤں سے اُن کے معبدوں میں تصویروں اور مورتوں کے رکھنے کے بارہ میں گفتگو کرنے کا اتفاق ہوا۔ جنہوں نے اُن کے جواز کی نسبت صرف یہی بیان کیا۔ کہ "ہم لوگ ان تصویروں اور مورتوں کو پوجنے کے لئے نہیں۔ بلکہ بنظر آرایش و یادگار رکھتے ہیں"۔ لیکن دیکھنے میں یہی آیا کہ اکثر لوگ جونہی عبادت گاہ میں داخل ہوتے۔ اور اُس تصویر یا مورت پر جس کو بقول اُن کے اُنہوں نے آرایش و یادگار کے لئے رکھا ہے نظر کرتے۔ تو فوراً اُن کے آگے تعظیماً سر تسلیم خم کرتے ہیں: اب کون خدا پرست شخص اِس صورت میں اُن کے اِس فعل کو داخل بت پرستی نہ سمجھے گا؟ ہم کو یاد رکھنا ضرور ہے۔ کہ ہوا کی حکومت کا سردار نہایت چترائی۔ ہوشیاری۔ اور باریکی کے ساتھ کلیسیا میں بدعت و خرابی داخل کرنے کے لئے فکر مند رہتا ہے۔ اِس لئے لازم ہے۔ کہ ہم بدی کی صورت سے بھی دور رہیں+

غور طلب

اے زبردست انسان تو زیاں کاری پر کیوں فخر کرتا ہے؟ خدا کا احسان ہر روز ہے۔ تیری زبان خرابیاں ایجاد کرتی ہے۔ وہ دغابازیاں کرتی ہے تیز اُسترے کی مانند تو شرارت کو نیکی سے اور جھوٹ بولنے کو سچ کہنے سے زیادہ دوست رکھتا ہے۔ تو بہتان کی ساری باتوں کو چاہتی ہے اے دغاباز زبان۔ اسلئے خدا ابد تک تجھے برباد کریگا وہ تجھے اُٹھا لیجاویگا اور تجھے تیرے خیمے سے جھاڑ پھینکیگا اور زندگی کی زمین سے تجھے اُکھاڑ ڈالیگا

مراسلات

خدا کی حضوری*

جناب میر مجلس صاحب و حاضرین جلسہ

خدا کی حضوری کے مضمون پر غور و فکر کرنے سے پہلے اس عالی مضمون کے ادب اور لحاظ کے باعث ہمیں چند باتوں سے آگاہ ہونا ایک لایق امر اور مناسب بلکہ انسب بات ہے +

بلحاظ ہماری تحریر و تقریر کے نہیں - بلکہ بپاس ادب اُس کی حضوری کے - جس کے نام سے ہم اس وقت جمع ہوئے ہیں +

اول بہ نسبت اُن ہر قسم کے ملت و مذہب کے لوگوں کے - جو کہ غیر مسیحی - اور ہماری دینی اصطلاحوں سے بالکل ناواقف و ناآشنا - اور نیز ایسے بھی جو علوم و فنون دنیاوی سے بخوبی ماہر - اور گویا ہم سے باہر ہیں - ہم لوگ - اور ہم میں سے وہ سب جو خدا کے فضل سے ایمان لا کے بچ گئے ہیں - یہہ بات زیادہ صاف اور صریح جانتے ہیں - کہ خدا تعالیٰ - اور اُس کی سلطنت کے بھیدوں کی بعض باتیں - نہ بطور اصول علم دنیاوی اور نہ بزور عقل محدود انسانی بیان کر سکتے - نہ اُن کا پورا انکشاف جیسے کہ ہمارے دلوں پر اُس کے وسیلے ہوا جس میں معرفت اور حکمت کے سارے خزانے چھپے ہیں - ہم بالکلیہ عیاں کر سکتے ہیں +

دوم ہم جانتے ہیں - کہ خداوند اُن کو جو اُس کے ہیں جانتا ہے - اور وہ اپنے مالک کو پہچانتے ہیں - اور نہ صرف یہہ - بلکہ ہم آپس میں بھی ایک ہی روح کے سبب اپنی روحانی حالتوں سے بالعموم ناواقف نہیں ہیں :: اس لئے جو کچھ اس پاک اور اعلیٰ خیال کی نسبت ہم آپس میں ایک دوسرے کی ایمانی تسلی اور ترقی کے لئے بیان اور غور کریں گے - وہ اُس کی مدد مانگ کر کریں گے - جس کی حضوری میں ہم سب حاضر ہیں +

اور اُسی کے کلام سے جیسا کہ اُسی نے ہم پر ظاہر فرمایا ہے - اپنے دلی حالات کے تجربوں کو مدنظر رکھکر اُس کی حضوری کے بیان پر غور کریں گے - اور بس +

صرف "خدا کی حضوری" کا لفظ بر زبان لانے سے نہیں - بلکہ اُس کی پاک حضوری کا خیال کرتے ہی - پہلا خیال جو ہماری تقریر اور تحریر کو پیچھے چھوڑ کر بجلی کی طرح کوندھ جاتا ہے - وہ ہمارے دلوں کا الزام ہے :: کیونکہ شروع سے ہمارے بابا آدم نے اپنے تئیں اُس کی حضوری سے چھپایا - تو بھی خداوند خدا نے اُسے پکارا - اور اُس سے کہا "تو کہاں ہے"؟ وہ بولا - کہ "میں نے باغ میں تیری آواز سنی - اور ڈرا" + بموقعہ دیگر یسعیاہ نبی نے جب اُس کے جلال کی حضوری دیکھی - تو پکار اُٹھا کہ "ہائے مجھ پر - کہ میں برباد ہوا - کیونکہ میں ناپاک ہونٹھ والا آدمی - اور نجس لب لوگوں کے درمیان بستا ہوں"

پس اے حاضرین! کیا ہم نے جو لے پالک ہونے کی روح پائی - تاکہ پھر کر نہ ڈریں - اپنی ایسی روحانی حالتوں سے ناواقف ہیں - اور کیا اُس تسلی بخش آواز کو - جو ایسے موقعہ پر خدا باپ سے آتی ہے - کہ "تو مت ڈر" ہم نے دل کے کانوں سے کبھی نہیں سنا؟ ہاں بجلی کی طرح کوندھ جانے والا خیال - اور ساتھ ہی یہہ نرم اور ہلکی - دھیمی - دبی ہوئی پُرمحبت آواز ہم بے شک اپنے دلوں میں محسوس اور مؤثر پاتے ہیں - مگر یہہ بے بیان حالت ہماری سمجھ سے بہت ہی اعلیٰ ہے +

کونسی نطق سے کوئی بیان کر سکتا ہے - کہ ہم مسیحی لوگ نہ صرف خدا کی حضوری میں رہتے ہیں - بلکہ ہمارے بدن بھی روح القدس کی ہیکل ہیں؟ - شاید کوئی کہے گا کہ جب میں نے اپنی دلی حالت پر غور کیا - تو اپنے میں تمام خودی اور خودغرضی - اور سراسر گناہ ہی گناہ دیکھا - اور میں اپنی نظر میں نفرت کے لایق تھا - اور جب یہہ خدا کے حضور بیان کرنے لگا - تو اور بھی زیادہ میرے گناہ مجھ پر منکشف ہو گئے -

ہاں اے بھائی - یہہ بات بالکل راست ہے - ذرا اس پر غور کیجئے - کہ سامریہ کی عورت نے سوال کیا تھا - کہ "اے خداوند یہہ پانی مجھے دیا کر" تو اُس طلب آب کے جواب میں ہماری کوتاہ اندیشی یہہ کہتی ہے - کہ کیوں بجائے بخشش آب حیات کے خداوند نے اُس کے پوشیدہ گناہوں کو ظاہر کر دیا - اور بتلایا - کہ "تو پانچ خصم کر چکی ہے - اور وہ جو اب تو رکھتی ہے تیرا خصم نہیں" افسوس! کہ ہم نہیں سمجھتے کہ خداوند سے مانگتے ہی فوراً روح القدس کی بخشش اُس عورت پر ہوئی - جس سے وہ الزام پاتی ہے - اور فوراً جا کے منادی کرتی ہے - کہ "آؤ ایک مرد کو دیکھو جس نے سب کام جو میں نے کیا مجھے کہا :: کیا یہہ مسیح نہیں"

پس اگر ہمارے دلوں میں یہہ کیفیت ہوتی ہے - تو کیا خدا کا پاک روح اُس کی حضوری میں جاتے ہی ہمیں نہیں ملا - کہ جس سے ہماری بُری حالت منکشف

---

*فٹ نوٹ

یہہ ایک کاغذ ہے جسے منشی میر عالم خان صاحب نے پریم سبھا لاہور کے روبرو بتاریخ ۲۰ جون سنہ ۹۳ء پڑھا +

پریم سبھا کی نسبت یہاں پر فقط اتنا لکھنا ہی کافی ہوگا کہ لاہور کے دیسی مسیحی نوجوانوں نے اس سبھا کو ۲۳ مئی سنہ ۹۳ء کو قایم کیا اور اُس کے ہفتہ وار جلسے مشن کالج مہان سنگھ باغ اور مشن احاطہ نولکھا میں باری باری ہوتے ہیں :: پریم سبھا کا خاص مدعا عملی کام کرنا ہے :: اور خداوند کے فضل سے یہہ دن بدن ترقی کر رہی ہے + ایم - ایل - ولیم آنریری سکرٹری پریم سبھا لاہور

ہوگئی - اور اندھیرے گھر میں آفتاب صداقت کی روشنی آتے ہی سب کچھ جو گھر میں تھا نظر آنے لگ گیا ؟ ::

گر خبردار - مایوس ہوکر اُس کے حضور سے بھاگ نہ جانا - کیونکہ خدا ہی ہے جو ہمارے دلوں میں اثر کرتا ہے - نہ اسلئے کہ ہم ڈر کے اُس کی حضوری سے بھاگ جائیں - بلکہ اپنی ناچیز اور نفرت انگیز حالت سے نظر اُٹھالیں - اور اُس پر جو پیتل کے سانپ کی طرح لکڑی پر ٹانگا گیا ہے نگاہ قایم کریں - اور اس طرح اپنے دلوں کے الزام سے رہائی پا کے نعرہ ماریں کہ ہیلیلویاہ ::

اب ہم فضل کے تخت کے حضور دلیری کے ساتھ آئیں - اور داؤد کے ہمزبان ہوکر کہیں - کہ "اے خداوند تونے مجھے جانچا ہے - اور تو میرا بیٹھنا - اور میرا اُٹھنا جانتا ہے - تو میرے خیال کو دور سے دریافت کرتا ہے - دیکھ میری زبان پر کوئی ایسی بات نہیں - کہ جسے تو اے خداوند بالکل نہیں جانتا :: تو آگے پیچھے میرا گھیرنیوالا ہے - اور تونے اپنا ہاتھ مجھ پر رکھا ہے - ایسا علم میرے لئے نہایت عجیب ہے - یہہ بلند ہے - میں اُسے نہیں پہنچ سکتا" ::

اب دوسرے طور سے خدا کی حضوری پر سوچیں - کہ خدا نہ صرف ہمہ جا حاضر و ناظر ہے - اور نہ ہم دیگر لوگوں کی طرح اُس کی حضوری خیالی طور پر سمجھتے ہیں - بلکہ ہمارے پاس تواریخی ایسا ثبوت موجود ہے - جو نظام جہان اور صفحۂ روزگار سے مٹایا نہیں جاسکتا ::

یعقوب بن اضحاق خان دمان سے آوارہ پہاڑی جنگل کی ویرانی سے حیران - رات کی کالک سے ترسان سفر سے ماندہ - گھر سے دور - بلکہ اپنے زعم میں اپنے باپ اضحاق کے مسجود سے بھی مہجور - پتھروں کو سرہانے رکھکے سوگیا ہے ::

غور کیجئے - کہ ایسے کم فہمی کے زمانہ میں جب لوگ ایک جگہہ سے دوسرے مقام کو انتقال کرتے - تو گویا اپنے خدا یا معبود کی سرحد سے باہر کرکے اپنے تئیں اُس خدا سے اتنا ہی دور سمجھتے تھے - جتنا کہ وہ فاصلہ راہ طے کرچکے ہوتے - سو یعقوب بھی ایسے لوگوں میں بودوباش رکھنے کے باعث اس خیال سے بالکل مبّرا نہ تھا ::

اُس نے خواب دیکھا - اور کیا دیکھتا ہے - کہ "ایک سیڑھی زمین پر دھری ہے - اور اُس کا سرا آسمان کو پہنچا ہے اور دیکھو خدا کے فرشتے اُس پر سے چڑھتے اوترتے ہیں" الیٰ آخرہ اور خداوند فرماتا ہے - کہ "دیکھ میں تیرے ساتھ ہوں - جہاں کہیں تو جائے تیری نگہبانی کرونگا" :: تو پس خدا نے آپ ہی اپنے حاضر و ناظر ہونے کا راز منکشف کردیا - اور ہمارے سبق کے واسطے زمانوں سے دست بدست ہم تک پہنچا ہے - لہذا ہم باطمینان جانتے ہیں - کہ ہر جگہہ جہاں کہیں ہم جائیں عمانوئیل ہمارے ساتھ ہے - اور ہماری دعائیں فرشتوں کی مانند اُس کے حضور اوپر جاتی ہیں - اور اُس کی برکتیں اُترنے والے فرشتوں کی مانند ہم پر نازل ہوتی ہیں - ہم اُسی سے جیتے چلتے پھرتے ہیں ::

حنوک خدا کے ساتھ ساتھ چلتا تھا - اور اسی لئے خدا کو پسند آیا تھا - کہ وہ "خدا کے ساتھ ساتھ چلتا تھا" - تو کیا ہم میں سے کوئی ہے - جو ایسی دلی خواہش رکھتا ہو - کہ ہر وقت خدا کے ساتھ ساتھ چلے - یا اُس کی حضوری میں رہے ؟

پر ہزاروں ہزار حمد و ثنا ذات پاک اب تعالیٰ کی - کہ جس نے عمانوئیل کے لہو سے ہمیں آپ ہی پاک کیا - اور ہم تو اُس کے ساتھ نہ چلے لیکن وہ خود ہمارے ساتھ ہوگیا :: اب اُس کی حضوری سے ہم کدھر بھاگ سکتے ہیں ؟ ::

ایسا علم ہمارے لئے بلند ہے - اور اُس تک ہم نہیں پہنچ سکتے - تاہم ہماری نادانی اُس کی حضوری کی مانع نہیں - اور نہ کوئی ہمکو اُس کی نظروں سے چھپا سکتی ہے ::

اُس حضوری کے اشتیاق اور ضرورت کو حضرت موسیٰ سے سنو جس نے خدا کے حضور کہا - کہ "اگر میں تیری نظر میں منظور ہوں - تو مجکو راہ بتلا - تاکہ مجکو یقین ہو - کہ میں تیری نظر میں مقبول ہوں - اور دیکھ یہہ قوم تیری گروہ ہے" :: تب اُس نے کہا - کہ "میری حضوری تیرے ساتھ جائیگی - اور میں تجھے آرام دونگا" موسیٰ نے کہا - کہ "اگر تیری حضوری ساتھ نہ جائے - تو ہمیں یہاں سے مت لیجائیے" ::

اب ہم جو مسیحی ہیں - اگر اُس کی حضوری میں رہنے کے مشتاق نہیں ہیں - تو کس طرح ایک سچے مسیحی - یعنے پولوس رسول کی باتوں کو سمجھ سکتے ہیں ؟ جو فرماتا ہے - کہ "ہم سب بے پردہ کئے ہوئے چہرہ سے خداوند کے جلال کو آئینہ میں دیکھ دیکھ کے جلال سے جلال تک خداوند کی روح کے وسیلے اُسکی صورت پر بنتے جاتے ہیں" :: کیونکہ کامل ہونے کے لئے خدا نے ابراہیم کو بھی فرمایا تھا - کہ "تو میرے حضور میں چل اور کامل ہو" ::

الغرض پیشتر اس سے - کہ ہم اس سارے بیان کے نتیجہ پر سوچیں - ضرور ہے - کہ خدا کی حضوری میں اُسکی بزرگی اور عظمت کا لحاظ کریں :: چنانچہ اُس نے موسیٰ کو خطاب کرکے فرمایا - کہ "اپنے بھائی ہارون کو یہہ کہہ کہ ہر وقت پاکترین مکان میں پردے کے اندر کفارہ گاہ کے پاس - جو صندوق پر ہے - نہ آیا کرے - تاکہ مر نہ جائے" :: اس لئے اُس کی حضوری میں جانے سے پیشتر سمجھ لینا چاہئے - کہ ہمارا آسمانی باپ بادشاہ عظیم ہے - ایسا نہ ہو - کہ وہ ہمیں کہے - کہ "تونے خیال کیا - کہ میں تجھ ہی سا ہوں پر میں تجھے تنبیہہ دونگا - اور تیرے کاموں کو تیری آنکھوں کے آگے - ایک ایک کرکے تجھے دکھاؤں گا" :: بے شک "خداوند کے خوف کو ابد تک پایداری ہے" - چونکہ ہمارے دل خدا کی حضوری میں جانے سے الزام پاتے ہیں - اور وہ چیز جو ہماری نظروں سے خدا کی حضوری میں پردہ ڈالتی ہے -

ہمارے گناہوں کا بادل۔ اور ہماری بدکاریوں کی کالی گھٹا ہے۔ جیسے آفتاب کے اور ہمارے درمیان جب بادل اور آندھی کی کالی گھٹا حائل ہوتی ہے۔ اور ہم سورج کو نہیں دیکھ سکتے ہیں۔ اور کہ ایسے اسباب زمین ہی سے پیدا ہو کر سورج کو چھپاتے۔ نہ کہ سورج کی روشنی اور چمک میں کوئی نقص ہے۔ ویسے ہی ہمارے گناہ ہم ہی سے پیدا ہو کر خدا کی حضوری کو ہم سے پوشیدہ کرتے ہیں۔ ورنہ وہ تو اُس نور میں رہتا ہے۔ جس میں تاریکی ذرہ بھی نہیں ہے۔ سو اس گناہ کے بادل۔ اور کالی گھٹا کے مٹانے کے واسطے ہم جان چکے ہیں۔ کہ خدا نے اپنے انتظام سے ہمارے لئے ایک کامل اور کافی۔ بے عیب برہ کی قربانی ازل میں ٹھہرائی تھی۔ جس کی خبر اسرائیلیوں کے نبیوں کے وسیلے اوّل اہل اسرائیل کو دی گئی۔ کیونکہ لکھا ہے۔ کہ ان باتوں کو یاد رکھ اے یعقوب۔ اور اے اسرائیل۔ کہ تو میرا بندہ ہے۔ میں نے تجھے بنایا۔ اور تو میرا بندہ ہے۔ اے اسرائیل تجھ کو مجھے فراموش نہ کرنا ہوگا۔ میں نے تیری خطاؤں کو بادل کی مانند۔ اور تیرے گناہوں کو گھٹا کی مانند مٹا ڈالا۔ میری طرف پھر آ۔ کہ میں نے تیرا فدیہ دیا ہے۔ (یسعیاہ ۴۴: ۲۲) لہٰذا ہم جو ایمان لا کے خدا کے فضل سے بچ گئے ہیں۔ اور ہم میں اور خدا میں ہمارے خداوند یسوع مسیح کے وسیلے میل ہوا۔ تو اب جو کوئی خدا کے پاس آتا ہے۔ یہہ یقین کرے۔ کہ وہ موجود ہے۔ اور کہ اپنے ڈھونڈھنے والوں کو بدلا دیتا ہے +

افسوس ہے کہ جیسے ہم سورج کی دھوپ میں چلتے وقت اپنے سر پر چھاتا۔ یا ٹوپی وغیرہ رکھتے ہیں۔ ویسے ہی ہم خدا کی حضوری میں چلتے پھرتے ہوئے بھی اپنے اوپر کوئی سقف بنا لیتے ہیں۔ اور یوں آفتاب صداقت کے نور کے آگے سچائی کے برخلاف بہت کچھ کرتے ہیں۔ اور راستی کے ملک میں ناراستی کے کام کرتے ہیں۔ کہ گویا ہم اُس کی حضوری سے پوشیدہ ہیں۔ حالانکہ چاہئے کہ ہم اُس کے حضور ایسے طور پر چلیں۔ کہ ہمارا کوئی ایک خیال بھی اُس کی حضوری سے چھپایا ہوا خیال میں نہ لائیں۔ اور اپنے اور اپنے خدا کے درمیان کوئی چھت نہ بنائیں۔ تاکہ ہم کامل ہو جائیں +

بیشک خداوند یسوع مسیح نے ایک ہی قربانی گذران کے مقدسوں کو ہمیشہ کے لئے کامل کیا۔ اور اب بھی خدا باپ یسوع مسیح کے چہرہ پر نگاہ کرتا۔ اور ہم سب کو۔ جو اُس میں رہتے ہیں دیکھتا ہے۔ اور وہ ہمارے انجام پر نظر کرتا۔ نہ ہماری موجودہ حالت پر۔ یعنی ہماری اُسوقت کی حالت پر جبکہ ہم اُس کی صورت پر ہو کے جاگینگے اور اُسکو جیسا وہ ہے ویسا دیکھینگے۔ اور اسلئے وہ ہمکو مسیح میں کامل جانتا ہے۔ اور ہم بھی اُسکو پہچانتے ہیں۔ کہ اُسنے جو ہمارے دلوں میں یہہ کام شروع کیا ہے۔ آخر تک انجام کو بھی پہنچاویگا۔ لیکن ہماری حالت موجودہ۔ اگر ہم اپنے خیالوں کو خدا کے حضور پیش کریں تو کیا ایسی ہے۔ کہ جس سے ہم اُسکے حضور اپنے تئیں کامل سمجھیں؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ پولوس فرماتا ہے۔ کہ ”ہنوز ایسا نہیں کہ میں پا چکا اور اب تک میں کامل نہیں ہوا“۔ اور پھر کہتا ہے۔ کہ ”جتنے کامل ہیں یہی خیال رکھیں“ +

سو خدا نے حضرت ابرہام کو کہا۔ کہ تو میرے حضور میں چل اور کامل ہو۔ بلکہ ہم میں سے ہر ایک کو اپنے ابدی کلام کے وسیلے یہی فرما رہا ہے۔ کہ ”تو میرے حضور میں چل۔ اور کامل ہو“۔ آمین +

سلکِ خیالات

نمبر ۱

ہمارا اعمال نامہ

۱۔ نیچر میں یہہ ایک مسلم قاعدہ ہے۔ کہ سب اشیاء ایک دوسری پر کچھ نہ کچھ اثر رکھتی ہیں۔ چنانچہ اجرام فلکی۔ جن میں کشش ثقل ویسے ہی نمایاں ہے۔ جیسے ہماری زمین کے ہر ایک ذرہ میں ہے ایک دوسرے کی حرکتوں پر بڑا بھاری اثر رکھتے ہیں۔ جنکو ہم بخوبی دان حساب سے شمار میں لاسکتے ہیں۔ اغلب ہے کہ اسی قانون قدرت کا دخل انسانی صحت پر کچھ نہ کچھ ہے۔ خواہ وہ ستاروں اور ثوابت کی کشش سے ہو۔ یا زمین کے کم و بیش ارتفاع پر نشو و نمو ہو۔ اسی طرح ہم لوگوں کا مشاہدہ ہے۔ کہ ہر شی اپنی حرارت کو گرد اپنی چاروں طرف منتشر کرتی ہے۔ اس طور پر گویا کل اشیاء میں حرارت کا تبادلہ برابر جاری رہتا ہے۔ اور بالآخر سب ایک ہی درجہ پر ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ بجنسہ یہی حال اخلاقی عالم میں ہے۔ ہر فرد بشر ایک دوسرے پر کچھ نہ کچھ تاثیر کرتا ہے۔ جب ہم کسی شخص سے ملاقات کرتے۔ یا کسی قسم کا رابطہ پیدا کرتے ہیں۔ تو یہہ کوئی اتفاقیہ امر نہیں بلکہ دُنیا کی امتحانگاہ میں اس میں بھی کوئی راز ہے۔ اور خواہ خود ہم اسکو نہ سمجھ سکیں۔ لیکن ہم ضرور اپنی زندگی کی تاثیر وہاں چھوڑتے ہیں۔ گویا ہم ایک دوسرے کے کیرکٹر کے کسی نہ کسی پہلو کے ممد ہیں۔ یہہ قدرتی قاعدہ کی پابندی ہے۔ اور ہم اس میں بے بس ہیں۔ اسکا اثر نہ فقط ہماری عین حیات میں۔ بلکہ اُسوقت تک رہیگا جب ہماری ہڈیاں خاک میں خاک ہو جائینگی۔ جیسا کہ پتھر کو پانی میں پھینکنے سے سطح آب پر حلقہ وار حرکتوں کے دائرے قائم ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ وہ سنگ قعر دریا میں بے حرکت پڑا ہے۔ ویسا ہی ہمارا اثر (خواہ وہ نیک ہو یا بد ہو) بعد از مرگ کسی خاص حلقہ میں قائم رہتا ہے۔ یہہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ جس حلقہ میں خالق نے ہم کو رکھا ہے ہم اُس میں بے تاثیر نہیں ہو سکتے۔ یا تو ہم اپنے خداوند کی سلطنت کو پھیلاتے ہیں۔ یا شیطان کے مددگار ہیں +

۲۔ انگلستان کے مشہور شاعر ینگ نے اپنے صاحب دل و طرز پر یوں دُرافشانی کی ہے۔ کہ ”اپنے خیالات کی حفاظت کر۔ ہمارے خیال آسمان میں سُنائی دیتے ہیں“۔ یہہ کیسا عجیب اور مہیب خیال ہے! کون یہہ سنکر نہ کانپ اُٹھیگا۔ کہ میرے ناپاک خیالات کو خدا۔ اور اُسکے مقدس فرشتگان نے سنا ہے؟ کیا ہم دلیری سے آسمان کی طرف نگاہ اُٹھا سکتے ہیں۔ کہ ہمارے دل میں کبھی کوئی نجس خیال نہیں آیا؟ یہہ ظاہر ہے۔ کہ بمقابلہ افعال کے خیالات کا روکنا از حد دشوار ہے۔ اسلئے ضرور ہے۔ کہ دل کی بڑی سے بڑی خبرداری کیجائے۔ ”کیونکہ زندگی کے انجام

ایسی سے ہیں"۔ اور ہم اپنے خیالات کو واپس نہیں لے سکتے۔ حقیقت میں اگر خدا کا فضل اس کوشش میں انسان کے شامل حال نہ ہوتا تو بُرے خیالات سے بچنا ناممکن ہوتا ؛

۳- جب وقت ہم گفتگو کرتے ہیں۔ ہم ہوا کو جنبش دیتے ہیں اور اسکا ایک اثر جو فوراً ظاہر ہوتا۔ اور ہماری موجودہ زندگی میں کارآمد ہے۔ سو یہہ ہے۔ کہ ہم اپنے خیالات کا اظہار اپنے ہم جنسوں پر کر سکتے ہیں۔ لیکن کون جانتا ہے۔ کہ وہ ہوا کی موج۔ جسکو ہمارے الفاظ نے پیدا کیا کہاں جاتی رہی ؛ اور اگر ہوا پر اس حرکت کی اس درجہ کی تاثیر ہو۔ تو ایتھر کیسے لطیف مادہ پر جس سے تمام کائنات معمور ہے۔ اور جس میں افلاک کے نظام شمسی موتیوں کی طرح جڑے ہوئے ہیں۔ کس قدر صدمہ اس حرکت کا پہنچا ہوگا۔ اور وہ نادیدنی موج اس نیلگوں عرصہ کے کس کنارے پر جا ٹکرائی ہوگی ؛ انسان اس حرکت کو شروع تو کر سکتا ہے۔ لیکن اُسکا ہاتھ اُسے آگے بڑھنے سے روک نہیں سکتا ؛ ہمارے الفاظ جب ظاہر ہوا میں گم ہو جاتے ہیں تو قوانین قدرت کے مطابق کہیں نہ کہیں زائل ہونے سے محفوظ رہتے ہیں ؛ اگر حقیقت میں ہماری گفتگو کی حرکتیں ابد تک یادگار رہیں گی۔ تو ہمیں کسقدر خبردار رہنا چاہئے۔ کیونکہ ہم ہر ایک بات کے لئے خُدا کے آگے جوابدہ ہونگے ؛

۴- ڈاکٹر ڈریپر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ:- "جو سایہ کسی دیوار پر پڑتا ہے۔ وہ ایسا دائمی نشان وہاں چھوڑ جاتا ہے۔ جسکو خاص ترکیب سے روشن کرنا ممکن ہے۔ چنانچہ عکسی تصاویر اسکی ایک نظیر ہیں ہمارے دوستوں کی شباہت۔ یا کسی قدرتی نظارہ کا نقشہ جو کسی لطیف سطح پر نظر سے غائب ہو۔ کیمیائی ترکیب سے نمودار ہو سکتا ہے ؛ ایک ہوائی صورت شیشہ یا چاندی کے ٹکڑے پر گویا چھپی بیٹھی ہے۔ جسکو ہم اپنے طلسم سے مرئی عالم میں لا سکتے ہیں ؛ ہمارے سب سے خفیہ کمروں کی دیواروں پر جہاں غیر کا سایہ تک نہیں پہنچ سکتا۔ ہمارے تمام پوشیدہ افعال کے نقشے موجود ہیں"۔ کیا یہہ بات بہتوں کے لئے حیرت کا باعث نہ ہوگی کہ جو افعال ہم سے سرزد ہوتے ہیں۔ وہ بالکل محفوظ رہتے ہیں۔ تا وقتیکہ اُنکے ظہور کا موقعہ نہ آئے ؛ اس لئے کیسا ضروری ہے۔ کہ ہم نہ فقط ظاہری افعال کا خیال رکھیں۔ بلکہ اپنے پوشیدہ اور اُلجھانے والے گناہوں سے بھی باز آئیں ؛

۵- ہم اس چند روزہ زندگی میں گواہوں کے ابر سے محصور ہیں جو ہماری روز مرہ کی دوڑ کو بغور دیکھتے رہتے ہیں ؛ اس میں ہمارے ہمجنس انسان بھی شامل ہیں۔ لیکن اسوقت ہم اُن نادیدنی گواہوں کا ذکر کرنا چاہتے ہیں۔ جن کے غیر مرئی ہونے کے باعث ہم اُن کی ہستی کا انکار نہیں کر سکتے ؛ **اوّل** - اغلب ہے کہ ہر ایک انسان کے ساتھ اُسکا ایک مقرری فرشتہ موجود رہتا ہے۔ جو خُدا کے حضور اُس شخص کی حالت کا آئینہ ہے۔ اور اُسکے حق میں خُدا کی مرضی پورا کرنے پر ہر وقت کمربستہ ہے ؛ یہہ فرشتہ ہمارے افعال و اقوال کو کیسے غور اور دلچسپی کے ساتھ دیکھتا ہوگا۔ اور ہمارے قبیح حالات پر کسقدر رنج و غم نہ کرتا ہوگا ؟

دوئم - جو مقدس اپنے قالب خاکی سے سبکدوش ہو چکے ہیں۔ ہماری دوڑ کے ہر قدم کو بغور دیکھ رہے ہونگے۔ اور جب ہم راستے کے کنارے پھول توڑنے کے لئے کھڑے ہو کر اپنی منزل مقصود سے غافل ہو جاتے ہیں۔ تو وہ ہمکو کیسا کم عقل اور کوتاہ بین سمجھتے ہونگے ؟

سوئم - روشنی کی رفتار ایک ثانیہ میں قریب ایک لاکھ پچاسی ہزار میل ہے۔ جسکے یہہ معنی ہیں۔ کہ روشن شے اسقدر تیز جنبش میں ہے۔ کہ اُس کی حرکت کی موج نیچر کے لطیف مادہ ایتھر میں بحساب ایک لاکھ پچاسی ہزار میل طے کرتی ہے ؛ اس حساب سے سورج کی روشنی زمین تک قریب آٹھ منٹ میں پہنچتی ہے۔ اور ہیئت دانوں نے حساب کیا ہے۔ کہ سب سے نزدیک ستارہ کی روشنی زمین تک قریب ساڑھے تین سال میں پہنچتی ہے ؛ بعض ستارے اس قدر فاصلہ پر ہیں۔ کہ جن کی روشنی کی کرن ہزارہا سال سے ابتک ہماری زمین تک نہیں آئی ؛ چنانچہ بڑی بڑی دوربینوں کے ذریعہ کئی ایک نئے ستارے نظر آتے معلوم ہوتے ہیں۔ جو پیشتر دکھائی نہ دیتے تھے ؛ دوسرے الفاظ میں ہم یُوں کہہ سکتے ہیں۔ کہ اگر ہم کسی دور ستارے میں جا سکیں۔ اور وہاں ایک بڑی تیز دوربین لگا کر دیکھیں۔ تو اس زمین کی دُھندلی روشنی میں شاید وہ زمانہ نظر آ دیگا۔ جب آدم و حوا باغ عدن میں تھے ؛ شاید کسی دُوسرے ستارے سے نوح کا طوفان دیکھ سکینگے ؛ علی ہذا القیاس دُنیا کی تواریخ اور انسانی حالات میں کوئی دقیقہ شاید ایسا باقی نہ ہوگا۔ جو روشنی کے ذریعہ اس بے انتہا خلاء میں کہیں نہ کہیں منقش نہ ہو ؛

غرض مندرجہ بالا خیالات نہ فقط غافل کو جگانے۔ اور عاقل کو آسمان کی طرف قدم بڑھانے میں مدد دیتے ہیں بلکہ ہم گویا نیچر کے پردہ میں سے اُس نور عظیم کی جھلک دیکھتے ہیں۔ کہ جب عدالت ہوگی۔ اور کتابیں کھولی جائینگی ؛ ہمارے ان ناقص خیالات سے جنکو ہم نے نہایت مختصر طور پر ادا کیا ہے۔ یہہ واضح ہو سکتا ہے۔ کہ ہمارا نامۂ اعمال ہمارے سامنے ایسی دُنیا میں کسی قدر روشن ہے۔ اور کہ اُسکے لکھنے والے ہم خود ہی ہیں۔ روزِ حشر میں ہمارا کانشنس ہی ہمیں ملزم یا مقدس ٹھہرانے کے لئے کافی ہے۔ لیکن خداوند دُنیا پر اپنی راستی ظاہر کرنے کے لئے اَور گواہوں کو بھی طلب کریگا۔ چنانچہ (۱) وہ لوگ موجود ہونگے جن کے کیرکٹر پر ہمارے افعال کی بود اثر انگیز ہوگی ؛ (۲) بیشمار آسمانی مخلوقات شہادت کے لئے اُس جگہ حاضر ہونگے۔ جن کے کانوں میں ہمارے خیالات کی آواز گونجتی رہی۔ (۳) جس طرح فونوگراف میں گفتگو کو بند کر کے مدت کے بعد اُس میں سے متکلم کی آواز کو سُن سکتے ہیں۔ اسیطرح خُدا گویا ایتھر کی ڈبیا میں ہمارے الفاظ بند کر کے جمع رکھتا ہے۔ جو اپنے وقت پر سب کو صاف صاف سُنائی دینگے۔ (۴) ہمارے افعال اُس روز آسمان کی فضا میں بیلشضر کے دیواری نوشتہ کی طرح عیاں ہونگے ؛ اگر کسی اَور گواہ کی ضرورت ہو تو (۵) تمام کائنات کی مخلوق ہمارے کسی نہ کسی فعل کی شہادت دینے کے لئے تیار ہوگی۔

اگر یہہ نامۂ اعمال نہیں۔ تو اَور کیا ہے ؟

راقم

عنایت اللہ ناصر

معزز ایڈیٹر صاحب

تسلیم - اِس روشن زمانہ میں یہہ قاعدہ ہو - کہ جب کسی مجمع یا سوسائٹی کے ممبران میں کسی امر میں اختلاف رائے ہو - یا ایسے مجمعوں کے ممبران میں کسی نوع کی اصلاح کی ضرورت سمجھی جائے - تو اکثر اخبارات کے ذریعہ ہی اُسکی اصلاح کی جاتی ہو - پس اِسی غرض سے میں متکلف ہوکر ملتمس ہوتا ہوں - کہ ان چند سطور کو اپنے بیش بہا اخبار کے گوشہ میں جگہہ دیکر اُس کے جواب سے آپ - یا آپ کے معزز ناظرین میں سے کوئی صاحب جواب عنایت فرماکر مجھے مرہون منت کریں +

اوّل - ٹمپرنس سوسائٹی یا جلسہ پرہیزگاری کی غرض کیا ہی؟

دوم - کیا ایسے جلسے میں لوگ رفاقت و محبت کے ذریعہ سے شامل ہوسکتے ہیں - یا اُن کی بے توقیری اور بے عزتی کرنے سے؟

سوئم - اُس شخص کی نسبت جو پلیج لیکر اُسی توڑدے - یعنی بعد دستخط کرنے کے مے نوشی کرے - تو اُس کے لئے کیا کارروائی اولاً کام میں لانی چاہیے؟

الف - بعض کا خیال ہو - کہ ایسے لوگوں کے مقدمات کے انفصال کے لئے ایک سب کمیٹی چند چیدہ اشخاص کی قایم کی جانی چاہیے - جو اولاً ایسے لوگوں کے مقدمات پر غور کریں - جنہوں نے پلیج لیکر اُسے توڑ دیا ہو - اور پھر اگر مناسب سمجھیں تو ایسے مقدمے کو جلسہ عام میں پیش کریں +

ب - بعض کی رائے ہو - کہ جلسہ عام میں (جس میں لیڈی اور جنٹلمین موجود ہوں) ہر ایک ممبر سے باواز بلند دریافت کرنا چاہیے کہ آیا اُس نے بعد پلیج لینے کے مے نوشی کی ہو - یا نہیں - تاکہ اُس کی بے عزتی اور توہین ہو - اور وہ شخص شرمندہ ہوکر مے نوشی سے باز آئے +

ج - کیا صورت ب میں پوپی کلیسیا کی کارروائی سے یہہ کارروائی بدتر نہیں ہو - یعنی اُن کا کانفشن پرایوٹ یعنی خلوت میں ایک پادری ہی سامنے ہوتا ہو جو اُس راز کو افشا نہیں کرتا - بلکہ حتی الوسع اُس کی اصلاح کرتا ہو - کیا ایسا پبلک کانفشن پرسبٹیرین کلیسیا میں جائز سمجھا جاتا ہو؟

د - کیا وہ شخص جس کی توہین اور بے عزتی کی جائے ایسے جلسے کا ممد یا شریک آیندہ کے لئے رہ سکتا ہو؟

چہارم - ایسے شخص کے لئے کیا سزا ہونی چاہیے - یعنی جو پلیج لیکر پھر مے نوشی کرے +

پنجم - کیا ایسی سوسائٹی میں کوئی ماہواری چندہ بھی لیا جاسکتا ہو - اور وہ کس کام میں صرف ہونا چاہیے؟

آپکا نیازمند
دہقانی جٹ

منقولات

کیا دولتمند خوشحال ہیں

اکثر لوگوں کا یہہ خیال ہو کہ جو لوگ کروڑپتی ہوتے ہیں وہ بہت خوشحال ہوتے ہیں کیونکہ جب نہایت عالیشان محلوں میں رہتے ہیں لذیذ سے لذیذ کھانے کھاتے ہیں اور نازنینوں کا جھنڈ اُن کے گرد جمع رہتا ہو اور علما و فضلا اُن کے دروازے پر حاضر ہوتے ہیں اور ہر ساعت اُن کی خوشی میں ترقی ہوتی رہتی ہو اور ایسے مزے سے زندگانی بسر کرتے ہیں کہ نہ وہ کسی جسمانی تکلیف میں مبتلا ہوتے ہیں اور نہ اُن کا دماغ پریشان فکروں سے متردد ہوتا ہو اور نہ اُس قسم کی کوئی تکلیف لاحق ہوتی ہو کہ جو مفلسی کے سبب سے لاحق ہوتی ہو +

لیکن یہہ بات مسلم ہو کہ یہہ کروڑپتی لوگ اوسط درجے کی آمدنی والے کے برابر بھی جن کے کاروبار اور خواہشات محدود ہیں - خوش حال نہیں ہوتے - اگر ان دولت کے بادشاہوں کی زندگی کو غور سے دیکھیں تو کیا معلوم ہوتا ہو کہ ان کو واقعی اور خیالی تکالیف ایسی ہی ہوتی ہیں جیسے کہ اوروں کو ہوا کرتی ہیں اور ان کی خوشحالی کو منغص کردیتی ہیں جس سے غریب لوگوں کے ساتھہ ایک درجے پر آجاتے ہیں اگر اُن کے چہروں کی طرف سرسری نظر سے دیکھیں تو معلوم ہوجاتا ہو کہ یہہ دولت ان کی خوشی کی زیادتی کا باعث نہیں ہوئی - ان پر یہہ بات کماحقہ واضح ہوجاتی ہو کہ بعض تفکرات انہیں ایسے آدامنگیر ہوتے ہیں کہ دولت کچھہ بھی نہیں کرسکتی بلکہ دولت خود وبال جان ہوجاتی ہو - ایشیا کے دولتمندوں کا کیا ذکر کریں - یورپ کے دولتمندوں کا بیان سن لیجئے کہ جن کی دولت اور سامان عیش کو ایشیا کے دولتمندوں سے کچھہ نسبت نہیں - مسٹر فلپ آرمر چکاگوئی کی طرف خیال کریں - یہہ شخص اس قدر دولتمند ہو کہ اس کے نزدیک ایک کروڑ روپیہ کا رقعہ لکھدینا اور کھانا کھانے کا حکم دینا برابر ہو - لیکن اُسے بدہضمی کی ایسی بیماری لگ گئی ہو - کہ اُسے تمام قسم کے لذیذ کھانوں سے دست بردار ہونا پڑا ہو - اور فقط دودھہ روٹی پر گذارہ کرتا ہو - کیا ہی عجیب قدرت خداوندی ہو جو شخص کہ منوں گوشت ہر قسم کا اور طرح طرح کے لذیذ کھانے کھاسکتا ہو اُسے نباتات خوروں کی طرح سیدھی سادہ زندگی بسر کرنی پڑتی ہو اِسی طور سے مسٹر جان میکی جس کا خطاب شاہ دولت پڑگیا ہو اسقدر بڑا دولتمند ہو کہ جس کی کوئی حد نہیں اُس کے خطاب سے خود عیاں ہو رہا ہو مگر سوال یہہ ہو کہ کیا وہ بھی خوشحالوں کی زندگی بسر کررہا ہو - آہ خوشحالی اُسے کہاں نصیب! وہ اسقدر کاروبار میں پھنسا ہوا ہو کہ دم لینے کی اُسے فرصت نہیں ملتی - بنکوں - کانوں اور دیگر کارخانوں کا کام اُسے بھگتنا پڑتا ہو اور چونکہ یہہ سب کام اُسے اکیلی جان کو کرنے پڑتے ہیں اور ایک شخص بھلا اتنے کام کہاں کرسکتا ہو اکثر لوگ نالشوں

کی دھمکیاں دیتے رہتے ہیں جس سے اس کی زندگی ایسی تلخ رہتی ہو کہ کچھ نہ پوچھیے اُس کو اب اپنی صحت کا سخت خیال ہوگیا ہو اور کہا کرتا ہو کہ میری حقیقی دولت میری صحت ہو صحت کو برقرار رکھنے کے لئے اُس نے ورزش شروع کی ہوئی ہو - ہر ایک صبح کے وقت ایک گھنٹہ ورزش کرتا رہتا ہو - پھر وہ سرد پانی سے غسل کرتا ہو اور اُس کے بعد کپڑے پہنتا ہو کیونکہ اُس نے ایک خادم بھی نہیں رکھا ہوا +

کچھ چاپ اور توسٹ اور چائے کا پیالہ پی کر وہ ٹرالی پر سوار ہو دفتر میں جاتا ہو (اُس نے گاڑی تک نہیں رکھی ہوئی) جہاں اُسے موقعہ ہاتھ لگ جائے وہیں کھانا کھا لیتا ہو اور پھر سنٹرل پارک میں جاکر ورزش کرتا ہو جہاں کہیں وہ جاتا ہو تفکرات اور تردوات اُس کے ساتھ ہی جاتے ہیں اور یہہ بات نہایت درست معلوم ہوتی ہو کہ دولتمندی اور خوشحالی کا ایک جگہہ جمع ہونا خیال محال ہو - ایسا ہی دو اور بھائیوں ستمیان راکفیلر کا حال ہو جب اُنہوں نے کام کرنا شروع کیا تو اُس وقت اُن کے پاس پھوٹی کوڑی تک نہیں تھی مگر اب وہ .... روپیہ کے مالک ہیں لیکن اُن کی زندگی بھی خوشحالوں کی زندگی نہیں ہو - بلکہ معمولی لوگوں کی طرح ان کی زندگی بسر ہوتی ہو اور چونکہ وہ علی التواتر ایک ہی سا کام کرتے رہتے ہیں اسی لئے اگر یہہ کہا جائے کہ گویا وہ ایک کل ہیں تو کوئی مبالغہ نہیں - ہر ایک دن وہ گھر سے پیدل چلکر دفتر جاتے ہیں اور فوراً سخت کام کرنے لگ جاتے ہیں - چاشت تک خوب کام کرکے وہ باہر نکل کر وہاں آتے ہیں - جہاں سوداگر کلرک - اور ٹائپ رائٹر جمع ہوئے ہوتے ہیں اُن لوگوں کے درمیان اُنہیں کوئی جانتا بھی نہیں تھوڑا سا سادہ کھانا کھا کر وہ اوروں کی طرح پھر کام کرنے لگجاتے ہیں - پانچ بجے گھر جاتے ہیں - کھانا کھا - شام کا وقت اپنے قبیلے میں بیٹھ کر صرف کرتے ہیں +

دوسرے دن کولہو کے بیل کی طرح اُن کا وہی حال ہو اصل بات یہہ ہو ابتدا میں انہیں روزی پیدا کرنے کے لئے بہت محنت کرنی پڑتی تھی عادت نے اُنہیں کام کرنے کے لئے مجبور کردیا ہوا تھا - پس وہ بجز اس کے کہ کام کرکے روپیہ کماویں اپنے روپے سے شادمانی اور خوشحالی کے حاصل کرنے کا فائدہ نہیں اُٹھا سکتے اُن کے گھوڑے ہیں مگر وہ سوار نہیں ہوتے - اُن کے جہاز ہیں مگر وہ اُن میں بیٹھ کر سیر نہیں کرتے اُنکی بیبیوں اور بیٹیوں کے گلوں میں ہیروں کے ہار ہیں مگر وہ کبھی باہر آتے جاتے نہیں - نہ مرد کہیں کسی کلب میں جاتے ہیں - نہ عورتوں کی کہیں آمد و رفت ہو کسی کو علم ادب موسیقی اور کسی فن کا شوق ہو اُن کی زندگیاں کام کرنے کی ایسی عادی ہوگئی ہیں کہ اُن کے پاس روپیہ اور فرصت ہو مگر وہ اس سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتے مسٹر کارنیلیس وینڈربلٹ بھی ایسا شخص ہو کہ باوجود اس کے پاس بھی لاکھوں کروڑوں روپیہ ہیں مگر اِسقدر کثیر مال و دولت سے وہ کچھ شادمانی حاصل کرتا نظر نہیں آتا - بجز اپنے کام کرنے کے اُسی کسی بات کا شوق نہیں ہو اسکی طبیعت میں اسقدر حجاب ہو کہ چار آدمیوں میں اُس سے جایا نہیں جاسکتا - ملاقاتیوں اور مشہور لوگوں سے ملتے ہوئے اُسے گویا ڈر معلوم ہوتا ہو نہ پبلک کھانوں میں حاضر ہوتا ہو نہ چار یاروں میں ملکر بیٹھتا ہو - گو کئی ایک کمیٹیوں کا ممبر ہو مگر جاتا کسی میں بھی نہیں - غرضکہ وہ ایسی خاموش زندگی بسر کرتا ہو کہ اگر وہ اشخاص جو اسکے پاس نوکر ہیں اُسکی سی زندگی بسر کرنیکے لئے مجبور کئے جاویں تو ایسی زندگی سے پناہ مانگیں اپنے ہی کاروبار میں اسقدر محو رہتا ہو کہ اور باتوں کی اُسے فرصت ہی نہیں ملتی +

یہہ تو دنیا کے کروڑپتیوں کا حال ہو لیکن اگر کوئی اپنے چاروں طرف غور کرکے دیکھے - تو اُسے ایسے ہی بہت اشخاص معلوم ہونگے کہ جنکی دولتمندی بجائے اِسکے کہ انکے لئے خوشحالی اور شادمانی کا باعث ہو اُنکے لئے وبال جان ہو - اور اصل و حق بات یہی ہو کہ جسکو خداتعالیٰ خوشحالی اور شادمانی دے وہی خوشحال و شادمان ہو دولت پر اسکا انحصار نہیں ہو +

واقعات اور رائیں

سول اینڈ ملٹری گزٹ مطبوعہ ۱۰ جولائی میں بڑودہ سے ایک نامہ نگار نے انتظام چونگی کی بہت شکایت کی ہو وہ لکھتا ہو کہ یہاں کی رعایا کو محصول چونگی کے متعلق سخت تکلیف ہو - تمام پارسل دفتر سائر میں لیجانے پڑتے ہیں جہاں وہ کھولے جاتے ہیں اور لوگوں کے دست مال ہو کر خراب ہو جاتے ہیں اِس قسم کا یا اسکے قریب قریب انتظام اکثر ریاستوں میں پایا جاتا ہو لیکن بڑودہ والوں سے اسکی شکایت بہت ہی زیادہ سُننے میں آتی ہو - وہاں جو اسباب تجارت آتا ہو وہ پہلے سائر میں جاتا ہو اور وہاں کئی کئی روز تک پڑا رہتا ہو اہالیان دفتر کچھ اپنی عدیم الفرصتی اور بعض خباثت نفس سے پکڑ رکھتے ہیں اور غریب دوکانداروں کو اپنی دوکانیں مقفل کرکے ہفتوں سائر کی خاک اُڑانی پڑتی ہو - آخرکار محرروں کی خوشامد اور تواضع کرکے اپنا کام نکالتے ہیں - اُسکے بعد وہ پیکج کھولے جاتے ہیں مثلاً کپڑے کے ایک ایک تھان اور ایک ایک پارچے پر علیحدہ علیحدہ سکہ لگایا جاتا ہو اور تمام مال گرد و غبار اور دست مال سے برباد کرکے مالک مال کے سر مارد یا جاتا ہو - اُس غریب کو اُسکا سنبھالنا اور اُٹھا کر لانا دشوار ہو جاتا ہو اِس قسم کی تکالیف اور نیز زیادتی محصول سائر کی وجہ سے تاجروں کو باہر سے مال منگانا ایک مصیبت کا سامنا معلوم ہوتا ہو - اور تجارت وہاں کی بہت مندی ہوتی جاتی ہو اُمید ہو کہ وزیر صاحب بہادر اسطرف توجہ فرمائینگے اور تجارتی مال پر محصول لینا تو مضائقہ نہیں ہو مگر جو شخص ذاتی استعمال کیواسطے اگر کوئی شئے منگائے تو اُسپر محصول لینا ناانصافی ہو گوالیار اور اندور میں ایک اور اندھیر ہو کہ ریل کے مسافروں کے بیگ ناکے پر کھلوائے جاتے ہیں اور اُنکی ایک ایک چیز اور ایک ایک کپڑا درہم برہم کیا جاتا ہو - اور دیر تک اُنکو وہاں کھڑا رہنا پڑتا ہو - پھر اگر کوئی نئی ٹوپی یا نیا بوٹ یا کوئی اور شئے ذاتی استعمال کی نئی اُنکے پاس نکل آتی ہو تو اُسپر بھی محصول لے لیا جاتا ہو - یہ انتظام بھی بہت ہی خلق آزار ہو +

بنارس

پولیس نیوز کا نامہ نگار بنارس سے لکھتا ہے کہ :- بقرعید سے کچھ روز پہلے شہر بنارس میں بالوں کی ملی ہوئی مٹی کے چھاپے دروازوں میں لگنا شروع ہوئے۔ اُسکے بعد سُرخ رنگ کے چھاپے مسجدوں اور مکانوں میں دیکھے گئے۔ کوتوال صاحب نے یہہ حالت دیکھکر نہایت سرگرمی سے چھاپے لگانے والوں کی تلاش شروع کی۔ اور اپنے ماتحتوں کو پتا چلانے کی تاکید کی :: آخرکار بکوشش کدارناتھ سب انسپکٹر جیت پورہ ایک شخص بشکل سادھو معہ کل سامان چھاپہ سُرخی کے پکڑا گیا :: بوقت تلاشی اُسکے تونبے سے گائے کی دُم کے سیاہ بال برآمد ہوئے۔ اور گرفتاری کے وقت اُسکے ہاتھ میں ایک تروپلی بھی برنگ سُرخ پائی گئی تھی۔ اور کل سامان سادھوؤں کا سا تھا :: دریافت کرنے پر اُسنے کوئی بات ظاہر نہیں کی صرف اس قدر کہا کہ اپنے گرو کے حکم سے سُرخی لگاتا ہوں۔ اور کچھ ظاہر نہیں کیا۔ نہ اپنے گرو کا نام بتایا۔ لہذا نامبردہ حسب دفعہ ۱۰۹ تعزیرات ہند عدالت میں پیش کیا گیا۔ ہنوز زیر تجویز ہے :: جسوقت نامبردہ گرفتار ہُوا شہر بنارس میں چھاپہ وغیرہ لگنا معاً بند ہو گیا :: ان چھاپوں کے باعث اور اس وجہہ سے کہ بمقام بہٹ دیہہ ایک سور کا سر اور ایک سور کا بچہ درخت میں لٹکا ہُوا پایا گیا تھا۔ لوگوں کے دل میں ایک ہیبت طاری ہو گئی تھی۔ لیکن خان بہادر سید علیخاں کے حسن انتظام سے شہر میں کسی کو کسی قسم کی شکایت کا موقع نہیں ملا۔ اور مسلمانوں نے نہایت دلجمعی سے اپنے فرائض منصبی کو ادا کیا۔ دونوں فریق یعنے ہندو اور مسلمان شکر گذار ہیں :: جو سادھو پکڑا گیا ہے اُس کی نسبت ضلع اعظم گڈھ سے دریافت ہُوا کہ اُسنے پہلے بجرم نقب زنی دو مرتبہ سزا پائی ہے۔ ایک مرتبہ ڈیڑھ سال اور دوسرے مرتبہ دو برس قید سخت کی سزا پا چکا ہے :: ابتک اُس کی نسبت تحقیقات ہو رہی ہے۔ جو کچھ مزید حالات معلوم ہونگے اطلاع دیجائیگی ؞

بھوپال میں چوری اور وارداتِ قتل کی کثرت

بھوپال کی بدانتظامی کے حالات آج کل اکثر اخبارات میں مشتہر ہو رہے ہیں :: پولیس نیوز کا نامہ نگار یوں رقمطراز ہے کہ :- پہلے جس قدر بھوپال میں چوری کا امن تھا اُسی قدر اب زیادتی ہے کوئی شب چوری ہونے سے خالی نہیں جاتی۔ اور طرفہ یہہ ہے کہ حال میں عین کوتوالی سے ملے ہوئے مکان میں تخمیناً ایک لاکھ روپیہ کی چوری بذریعہ نقب ہوئی۔ اور کسی سپاہی یا افسر کو مطلق خبر نہیں ہوئی :: منتظم پولیس و کوتوالی شہر کس بات کی تنخواہ پاتے ہیں؟ وزیر صاحب نے وقت معزولی صادق حسین سابق منتظم پولیس کے منتظم حال کی بہت کچھ تعریف لکھی تھی۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ وہ تحریر کہاں تک سچ ہے لیکن اب تو بالکل اُسکے برخلاف معاملہ ہے۔ بیرونجات کا تو کیا ذکر خاص شہر میں رعایا آرام سے نہیں سوتی۔ اور پولیس جو نگران و محافظ رعایا ہے ایسی غفلت میں آرام کرتی ہے گویا موت سے بازی ہر کر سوئی ہے۔ قریب ہفتہ کے ہُوا کہ محمد علی بغدادی کو کسی نے مار ڈالا۔ اور قصبہ الیمین میں ایک سپاہی کلہاڑی سے ہلاک کیا گیا۔ افسوس کہ وزیر صاحب منتظم پولیس کو پورے طور سے ہدایت نہیں کرتے رعایا بیچاری گرانی میں اور گرانبار ہوئی جاتی ہے ؞

رپورٹ جیلخانجات بنگالہ

بابت سال گذشتہ جو حال میں شائع ہوئی ہے اس سے معلوم ہُوا کہ ۱۸۹۳ء میں تمام جیلخانوں میں ۹۹۲۷۰ قیدی تھے سال ہذا میں ۹۲۱۰۶ قیدی رہا کئے گئے اور اخیر سال میں ۱۰۵۳۰ باقی تھے۔ کل قیدیوں میں ۲۱۴۰۵ ہندو تھے ۲۰۸۹۹ مسلمان تھے اور ۱۲۴۲ عیسائی تھے۔ جو قیدی جیلخانوں سے انڈمان کو بھیجے گئے ۱۲۰ تھے کہ جن میں ۱۲ عورتیں تھیں جن قیدیوں کو سزائے پھانسی دی گئی اُن کی تعداد ۳۰ تھی۔ کل قیدیوں میں سے ۳۲۲۴۶۶ غیر تعلیم یافتہ تھے۔ ۱۶ برس سے کم عمر کے قیدیوں کی تعداد ۴۰۰ تھی کئی ان میں سے ریفارمیٹری کو اس لئے نہ بھیجے گئے کہ وہاں گنجائش نہ تھی :: ریفارمیٹری اُس مدرسہ کو کہتے ہیں جس میں کم عمر قیدیوں کو تعلیم دیجاتی ہے۔ قیدیوں میں عورتوں کی تعداد ۱۵۱۰ تھی ۳۹۶۹ قیدی ایسے تھے جو پیشتر بھی سزا پا چکے تھے ایسے لوگونکی تعداد سال بسال بڑھتی جاتی ہے جو نیک چلنی کی ضمانت کے بہم نہ پہنچا سکنے کے باعث جیلخانہ میں ڈالے جاتے ہیں۔ باراست جیل کے دو وارڈروں کو سال ہذا میں سات سات سال قید کی سزا دیگئی اسلئے کہ وہ رات کے وقت قیدیوں کو چھوڑ کر اُنسے چوریاں کرواتے تھے جن قیدیوں کو بیڑیاں ڈالی گئیں اُن کی تعداد ۱۸۴۰۱ تھی۔ کل خرچ جیلخانجات ۱۲ لاکھ ۹۱ ہزار ۴۰ روپیہ تھا جس میں سے ۴ لاکھ خرچ خوراک تھا ساڑھے چار لاکھ خرچ سررشتہ اور باقی متفرق اور ضروری خرچ تھا۔ شرح اموات قیدیان سال ہذا میں ۲۲٫۳ فی ہزار تھی ؞

دریا میں آدمی

ایک نامہ نگار سمندر میں ایک شخص کے ملنے کا عجیب و غریب حال تحریر کرتا ہے۔ چند روز ہوئے کہ کچھ ماہی گیر یورنود میں ساحل سے ایک میل سے کچھ کم دور مقام پر مچھلیاں پکڑ رہے تھے کہ اُنہوں نے ایک عجیب و غریب امر دیکھا کہ ساحل کے قریب ایک شی تیرتی ہے اور کبھی ڈوب جاتی ہے جب اس کے پاس گئے تو یہہ شی غائب ہو گئی اُنہوں نے تین دن متواتر یہی کیفیت دیکھی۔ ان لوگوں نے دُور سے اتنا ضرور دیکھ لیا تھا کہ اُس کی آدمی کی سی صورت ہے۔ غرض چوتھے دن سب ماہی گیروں نے متفق ہو کر جال ڈال کر اُسے کھینچا۔ کنارے پر لا کر دیکھا تو وہ واقعی چالیس برس کا زندہ آدمی تھا۔ ہرچند اُس سے گفتگو کی مگر اُسنے ایک بھی جواب نہ دیا۔ آخر حکام ضلع کو اس امر عجیب کی اطلاع دیگئی۔ اُنہوں نے بھی اس سے استفسار کیا کہ کیا تو فراری قیدی ہے۔ یا ساحر ہے یا جوگی ہے

مگر اُسنے کچھہ جواب نہ دیا بہت ساڈرایا دھمکایا مگر دھمکی اور خوشامد کا اُسپر کچھہ بھی اثر نہ ہُوا - آخر کار آزمایش کے لئے ڈاکٹر کے سپرد کیا گیا - معلوم ہُوا کہ یہہ مخبوط شخص ہے - چند روز بعد اُس کی ماں اور بی بی نے اُسکو پہچانا اور کہا کہ ہم لوگ تامل برہمن کے خاندان سے ستانور واقعہ کمباکونم کے رہنے والے ہیں یہہ شخص کئی سال سے مخبوط ہو گیا ہے - یہہ اسکول ماسٹر تھا ایک سال سے اس کا پتہ نہیں ہے +

لالچ بُری بلا ہے

پشاور کے متصل ایک گاؤں کے زمیندار نے چنے بیچ کر کچھہ روپیہ جمع کیا تھا اور کہیں چھپا دیا تھا لیکن کسی کو یہہ معلوم نہیں ہو سکتا تھا - کہ کہاں - آخر ایک نمبردار نے ایک عورت کو جو اُس کے پڑوس میں رہا کرتی تھی تاڑ رکھنے کے لئے حکم دیا اُس عورت نے دیکھا کہ جب وہ باہر سے گھاس بیچکر آتا ہے تو آتے ہی اپنی کوٹھڑی کے ایک خاص کونے میں چلا جاتا ہے - عورت مذکور نے یہہ خبر نمبردار مذکور کو پہنچائی اور نمبردار نے ایک چور سے بات گانٹھی - چور نے اُن روپیوں کو جو قریب دوسو کے تھے چُرا لیا نمبردار نے نصف روپے کا تقاضا کیا لیکن چور چالیس سے زیادہ دینا نہیں چاہتا تھا - نمبردار اسپر راضی نہ ہُوا - اور تمام گاؤں میں اُسے چور چور کر کے مشہور کر دیا - اور تمام لوگ اُس کے گرفتار کرنے کے لئے متوجہہ ہوئے - اور جب چور ایک اور جگہ نقب لگا رہا تھا اُسی نمبردار کو گھر کی چھت پر اپنی حرکات سکنات کو تاڑتے ہوئے دیکھا - اور خیال کیا کہ اُس کی تاڑ پر آیا ہے - پس اُسنے دونالی بندوق اُس کی طرف چلائی - ایک نشانہ تو خطا گیا - مگر دُوسرا نشانہ جو اُنگل بچو چلایا سیدھا جا کر نمبردار کی پسلی میں لگا - نمبردار کو شہر کے ہسپتال میں لے گئے - مگر خوش قسمتی کی یہہ بات ہوئی کہ گولی اُسکے پہلو سے نکالی گئی - جس سے کامل صحت کی توقع ہے - نمبردار کو اب نصیحت آئی ہوگی اور آیندہ کو یاد رہیگا کہ جو کسی کا بُرا چاہتا ہے - اُس کی سزا یہہ ہوا کرتی ہے +

مذاق

ایک امیر نے ایک دفعہ ایک جہاز کے ملاح سے پُوچھا کہ تمہارا باپ کس طرح مرا تھا؟ اُسنے جواب دیا جہاز میں ڈوب کر - اور تمہارا دادا کس طرح مرا تھا؟ اُسنے کہا وہ بھی جہاز ہی کے ڈوبنے سے مرا تھا - امیر نے کہا کہ پھر تم سمندر ہی میں رہتے ہو اور جہاز سے نہیں ڈرتے باوجودیکہ تمہاری دو پشتیں وہیں تباہ ہو چکی ہیں - جہازی نے امیر صاحب سے عرض کی کہ حضور کے والد بزرگوار کا کہاں انتقال ہُوا تھا - امیر نے جواب دیا کہ اپنے محل میں خاص کمرے کے اندر کے پلنگ پر - اور حضور کے جد امجد اُنکا بھی وہیں پلنگ پر انتقال ہُوا تھا - اور آپ کہاں سوتے ہیں؟ مَیں بھی وہیں سوتا ہوں - تو جہازی نے اطمینان سے کہا کہ باوجودیکہ آپکی دو پشتیں پلنگ پر تباہ ہو چکی ہیں مگر اب تک آپکو سمجھ نہیں آئی - اور آپ برابر پلنگ ہی پر سویا کرتے ہیں +

ہمیشہ روشن رہنے والے چراغ

کہا جاتا ہے کہ قدیم رُوما والوں نے بعض قبروں میں اس صنعت سے چراغ رکھے تھے جو صدیوں تک برابر خود بخود جلتے رہے - چنانچہ پوپ پال سوم کے عہد میں ایک اسی قسم کا چراغ طلیہ دختر سسرو کی قبر میں پایا گیا تھا - جو اُس میں پندرہ سو برس تک بند اور برابر جل رہا تھا - روما کی خانقاہوں اور مزاروں کے منہدم ہونے پر ایک چراغ ملا جو لگاتار دو سو سال سے جل رہا تھا - اس قسم کے دو چراغ لیڈن (ہالینڈ) کے ایک مشہور شہر کے عجائب خانے میں موجود ہیں - کشمیر میں بھی حکیم بو علی سینا کا اسی صنعت کا ایک چراغ تیار کیا ہُوا ملا تھا - مگر اس میں یہہ اور طرہ تھا کہ اس کی حرارت سے ایک حمام بھی ہر وقت گرم رہتا تھا - دو صدی کے بعد ایک احمق شخص کے قبضے میں آگیا جس نے اُس طلسم کے معلوم کرنے کے لئے حمام کو کھودنے کا حکم دیا - لیکن چراغ کو جس وقت خارجی ہوا پہنچی معاً گل ہو گیا اور پھر روشن نہ ہو سکا - حساب لگایا گیا تھا کہ اگر حمام اُکھاڑا جاتا تو یہہ چراغ کئی صدیاں ابھی اَور جلتا رہتا - علاوہ اسکے مندروں اور عیسائی گرجاؤں - یہودی عبادتخانوں اور زندہ جاوید بزرگوں کے مقبروں میں مُدت ہائے دراز سے ایسے چراغ استعمال میں آتے ہیں جو ہمیشہ جلتے رہتے ہیں لیکن سب سے اوّل قدماے مصر نے ایسے چراغوں کو اپنے مندروں میں لٹکایا اور اپنے خانگی مکانات اور پبلک عمارات کے طاقوں میں روشن کیا - تمام دُنیا میں کشتی کے سامنے یہودیوں کے عبادتخانوں میں کہ جس میں مقدس قانونی کاغذات محفوظ ہیں ایسا ہی چراغ روشن ہوتا ہے - اور وہ اُن ارواح کی حیات جاوید پر دال سمجھا جاتا ہے - یہہ مغربی رسم قدیم سے فرقہ رومن کیتھلک میں بھی یہودیوں سے کم مروج نہیں ہے - میلان کے گرجا میں جو سینٹ کارلو بارومیو کا مقبرہ ہے اُس میں بھی ایسے ہی چراغ کا اُجالا ہے جو کبھی گل نہیں ہوتا - روم میں اکثر مزاروں میں سروں پر اور نیز اٹلی سپین و دیگر ممالک رومن کیتھلک کے شہروں میں باکرہ لڑکی اور لڑکے کی مورت کے سامنے بھی یہی چراغ جلایا جاتا ہے - ممالک شرقیہ میں پارسی اور آتش پرست لوگ اپنے آتش خانوں میں علی الدوام آگ جلتی رکھتے ہیں جو کسی وقت نہیں بجھتی - بعض موقعوں پر جیسا کہ باکو کے مندر میں ہے قدرتی آگ زمین کے اندر سے ایک دائمی اور مسلسل رسد گیاس کے پہنچنے سے ہمیشہ قایم رہتی ہے - باکو میں بہت مقامات سے یہہ قدرتی آگ نکلتی ہے اور جہاں مٹی کے تیل کا کارخانہ ہے وہاں پھاٹک کے سنگین میناروں کے درمیان میں آگ ہے اور دائمی روشن چراغ بلند شعلہ والے موجود ہیں - دُنیا کے اور حصوں میں بھی مقدس آگ چوب صندل و دیگر خوشبودار اجزا سے ہوشیار رکھی جاتی ہے - جوالا مکھی ضلع کانگڑہ سے ایسی ہی لپٹ آگ کی پہاڑ کے آتش خیز مادے سے پیدا ہوتی ہے +

مصنوعی تحصیلدار

موضع سانده (تحصیل و ضلع لاہور) ایک شخص جو اپنے آپ کو تحصیل حافظ آباد کا تحصیلدار ظاہر کرتا تھا حسب معمول دورہ کرتا ہوا موضع سانده ضلع لاہور میں وارد ہوا اور اُسنے حسب معمول وہاں بھی اپنا تحصیلداری کا رعب دکھانا شروع کیا کہ ہم حافظ آباد کے تحصیلدار ہیں۔ آخر جب دال گلتی نہ دیکھی تو حکم دیا کہ کشتی لاؤ۔ ملاح کشتی لے آئے کشتی پر چڑھنے ہی کو تھا کہ نمبردار آپہنچا۔ دریافت کیا کہ حافظ آباد کا تحصیلدار تو ہندی داس ہے آپ کیسے۔ جواب دیا نہیں وہ تبدیل ہوگیا ہے میں تحصیلدار ہوں۔ نمبردار کو شبہہ ہوا۔ کشتی تو روانہ ہوگئی لیکن وہ فوراً گھوڑے پر سوار ہوکر تھانہ انارکلی میں چلا آیا اور اس امر کی رپورٹ کی کہ ایک شخص خود کو تحصیلدار ظاہر کرتا ہے اصل میں نہیں ہے۔ اگر میرے ساتھ چلو تو گرفتار کرسکتا ہے اس مخبری پر تھانہ دار معہ دو کنسٹبلوں کے روانہ ہوا اور موقع پر اُسکو جا پکڑا وہیں گرفتار کیا گیا جو حوالات میں ہے۔ مقدمہ عدالت میں مسٹر رلٹن کے پیش ہے دیکھئے کیا ہوتا ہے ✤

مختلف جنگوں کے مقتول

حال میں ایک لائق واقف اعداد و شمار و زبردست حساب داں نے اندازہ لگایا ہے کہ گذشتہ چالیس سال کے بڑے بڑے جنگوں میں (۲۲۵۳۰۰۰) بائیس لاکھ ترپن ہزار جانیں انسان کی تلف ہوئیں۔ جنگ کریمیا میں (۷۵۰۰۰۰) ساڑھے سات لاکھ آدمی مرے۔ جنگ اٹلی ۱۸۵۹ء میں (۴۵۰۰۰) پینتالیس ہزار جنگ ڈنمارک (۱۸۶۴ء) میں (۳۰۰۰) تین ہزار امریکہ کے خانہ جنگی شمالی اضلاع میں (۲۸۰۰۰۰) دو لاکھ اسّی ہزار۔ جنوبی اضلاع میں (۵۲۰۰۰۰) پانچ لاکھ بیس ہزار آسٹریا اور پروشیا کی لڑائی میں (۴۵۰۰۰) پینتالیس ہزار۔ فرانس اور جرمنی کے لڑائی میں فرانس کے (۱۵۵۰۰۰) ایک لاکھ پچپن ہزار۔ جرمن کے (۶۰۰۰۰) ساٹھ ہزار۔ روم روس کی لڑائی میں (۲۵۰۰۰۰) اڑھائی لاکھ جنوبی افریقہ کے لڑائیوں میں (۳۰۰۰۰) تیس ہزار۔ جنگ افغانستان میں (۲۵۰۰۰) ہیم مکسکو و کوچن چائنا میں (۶۵۰۰۰) پینسٹھ ہزار اور بلگیریا اور سرویا کی بغاوت میں (۲۵۰۰۰) پچیس ہزار۔ اس فہرست میں اُن اموات کی تعداد درج نہیں جو میدان جنگ کے بیمار ہوکر بعد میں ہسپتالوں میں مرے ہیں ✤

ایک طالب العلم کا فیل ہونے سے دیوانہ ہوجانا

دہلی کا ایک طالب العلم جو ہاسپٹل اسسٹنٹ کلاس میں پڑھتا تھا دو دفعہ امتحان میں فیل ہوا اور دوسری دفعہ فیل ہونے کے بعد دیوانہ ہوگیا۔ اور جنون اسقدر سخت ہے کہ ڈاکٹروں نے ناقابل علاج سمجھکر اُس کو یہاں کے پاگل خانے میں رکھنے کی تجویز کی تھی لیکن اُس کے عزیز اُسکو دہلی لے گئے۔ جہاں تک خیال کیا جاتا ہے سوائے اس کے کہ اُس کو اپنی ناکامیابی کا صدمہ پہنچا ہے اُس کی دیوانگی کی کوئی اور وجہ سمجھ میں نہیں آتی فی الحقیقت میڈیکل کالج کی سختی امتحان کی شکایت افسوسناک لفظوں میں طلبا سے سُننے میں آتی ہے ✤

مکیریاں (ضلع ہوشیارپور)

چند طالب علموں نے بحضور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر گم نام عرضی بھیجی کہ چند اشخاص (جنکے نام عرضی میں درج تھے) ہماری تعلیم میں ہارج ہوتے ہیں کہ جب ہم اپنے گھروں سے سکول کو جاتے ہیں تو اشخاص مذکورہ ہم سے ناجائز چھیڑ چھاڑ شروع کردیتے ہیں جس سے ہمارے قیمتی وقت کا نقصان ہوجاتا ہے اسلئے بذریعہ عرضی ہذا اُمیدوار ہیں کہ ان بدمعاشوں کو اس ناپاک حرکت سے روکا جاوے۔ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے تحقیقات کیلئے عرضی واپس تھانہ مکیریاں کو بھیجی ہے دیکھیں کیا نتیجہ نکلتا ہے ✤

مُلکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

انگلستان کوشش کرنا چاہتا ہے کہ مسیحی مذہب کے تمام مختلف فرقوں کو ایک کردیا جائے۔ اگر اس کوشش میں کامیابی ہو تو ایک غیر ممکن امر کا ممکن ہونا ثابت ہوجائیگا جس کی اُمید بہت کم ہے ✤

ولائیت میں دختروں کی آزادی حد سے گذر گئی ہے۔ اِس کے انتظام کے سوال پر بہت غور ہو رہا ہے۔ سب لوگ متفق ہیں کہ یہہ آزادی شرمناک ہے اِس کو روکنا ضرور ہے ✤

انگلستان میں یہہ کوشش ہو رہی ہے کہ کوئی ولایتی عورت کسی ہندوستانی کے ساتھ شادی نہ کرے۔ ایک اخبار لکھتا ہے کہ ہندوستان میں یہہ کوشش ہونا چاہئے کہ کوئی ہندوستانی ولایتی عورت کو شادی کرکے ہندوستان میں نہ لاوے ✤

روسی پیش قدمی کی نسبت اندیشہ ہے کہ وہ براہ بدخشاں چترال پر آئے گا۔ اُس کی روک تھام کے لئے ضرور ہوگا کہ جلال آباد میں برٹش فوج مقیم کیجائے ✤

زار روس کے سوا یورپ کے اکثر بادشاہوں نے اپنی جان کا بیمہ کرا رکھا ہے۔ یہہ اِسلئے ہوگا کہ اُن کی جان شب و روز معرض خطر میں رہتی ہے بیمہ کون کرسکتا ہے ✤

ایک جرمن شخص بائیسکل گاڑی پر سوار ہوکر ریز کے ساتھ ۱۱ میل تک دوڑا۔ اور ٹرین سے گیارہ منٹ پہلے مقام مقررہ پر پہنچ گیا۔ تیز رفتاری میں کمال اِس کو کہتے ہیں ✤

پیرس اور برلن کے درمیان بذریعہ ایک ٹیوب نلکی کے خط و کتابت جاری ہے۔ اِس ٹیوب میں

بحساب فی منٹ ۲۰ میل تک پیغام پہنچتا ہے- گویا یہہ ٹیوب تاربرقی کے بہمنان ہے +

کروین میں کان کوئلہ کے پھٹ جانے سے ۲۲۲ آدمی دب کر جل گئے- ایک جماعت اُن کے نکالنے کو گئی جن میں سے پچیس آدمی دم گھٹ کر مر گئے اور دس نیم مُردہ کھینچ لئے گئے +

بانقصہ واقعہ نیویارک میں ایک شادی تیس برس غور وتامل کے بعد ہوئی ہے- دولہہ کی عمر اٹھتر برس کی اور دُلہن کی چہتر برس کی ہے- ۳۰ برس بعد تجویز شادی پختہ ہوئی ہے +

قسطنطنیہ میں ۱۰- جولائی کو سخت زلزلہ آیا جس سے عظیم نقصان جان ومال کا ہُوا- لوگ مکانات چھوڑ کر میدانوں میں خیمہ زن ہوئے ۱۵۰ آدمی مر گئے- لوگ سخت پریشان ہیں +

ہانگ کانگ کی مہلک وبا میں کوئی چانڈو باز مبتلا نہیں ہُوا- یہہ عجیب بات ہے- شاید چانڈو باز اس خبر کو سُن کر خوش ہونگے :: ضرور اس میں کوئی سبب ہوگا +

مہاراجہ صاحب اندور نے اپنے واسطے ولایت سے تمام بلور کا فرنیچر مثل پلنگ- میز کرسی وغیرہ منگوایا ہے- بقول طوطئی ہند یہہ ایک ایسی صنعت ہے جس کا دیسی رؤسا میں ہونا بجائے لضعت پسندی کے لازمی ہے +

گورنمنٹ ہند نے دربار حیدر آباد دکن کو مطلع کیا ہے کہ مہدی حسن کو سرکاری ملازمت سے موقوف کردیا گیا ہے اس لئے وہ دربار حیدر آباد کی ملازمت کے بھی مستحق نہیں ہیں- اُن کی بیوی گروٹر ڈانلی کو تین سو روپیہ پنشن حیدر آباد سے ملا کریگا +

کلکتہ میں اسال جلوس محرم بلا لائسنس نکلیگا جن کے لئے پولیس کمشنر کی منظوری درکار تھی- اور گیا کے شیعوں کو محرم کے جلوس میں مشک اور تیر نکالنے کی اجازت قطعی نہ ملی +

کلکتہ میں ایک بنگالی امیر نے اپنے بڑے بھائی کو چھریوں سے ہلاک کر ڈالا- ان دونوں بھائیوں میں موروثی ملکیت کی نسبت جھگڑا تھا :: فانی ملکیت کے لئے یہہ کیا! +

کلکتہ کا ایک انگریزی اخبار لکھتا ہے کہ سکھوں کے بڑے نامی گرامی گورو گوبند سنگہ جی بنگالی شخص تھے- بقول ہفتہ وار یہہ بیشک نئی بات سُننے میں آئی ہے +

کلکتہ کے پولیس کمشنر وجسٹس میکفرسن جج ہائیکورٹ نے دس دس ہزار بازیاں گھوڑ دوڑ میں جیتیں یہہ افسر جواریوں کو کس قوت انصاف سے سزا دیسکتے ہیں؟ +

بنگلور میں ایک شخص نے ایکدم سے بارہ ڈرام تیز شراب پی کر اپنی جان کو تلف کردیا- شراب خوروں کو ایسے واقعات ہولناک سے عبرت حاصل کرنا چاہئے +

بلوہ شیرپور کی پاداش میں ہجم پلٹن بنگالہ کے پانچ سپاہی دورہ سپرد کئے گئے ہیں- اس بلوہ میں چار باشندے مارے گئے- ۳- اگست کو مقدمہ بنارس میں ہوگا +

شاہجہانپور میں رالی برادر کمپنی کے ایجنٹ مسمّی متھراپرشاد کو پانچ سال قید ہوئی- اُس پر جعل وغبن کا جرم تھا- ملزم نے زرخنامہ جعلی بنایا تھا :: رالی برادر کمپنی غلہ کا بیوپار کرتی ہے +

آگرہ پنچ کے اڈیٹر کو جو بمقدمہ فحش نویسی سزائے قید ہوئی تھی سُنا گیا کہ اپیل میں رہائی پائی- خیر "رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت"- یقین ہے کہ آئندہ ہوشیار رہینگے +

کانپور گزٹ کے اڈیٹر ہرنام سنگہ کو مقدمہ لائبل میں تین ماہ قید ہوئی تھی- اپیل کرنے پر میعاد قید میں دو ماہ کی تخفیف کی گئی- اب وہ چھوٹ کر واپس آئے ہیں شاید پھر اخبار جاری کریں +

دوست ہند لکھتا ہے کہ اڈیٹر کانپور گزٹ کی رہائی کے وقت عوام کو بڑی خوشی ہوئی- لوگ انہیں لینے کے لئے جیلخانہ تک گئے- جس وقت چوک میں پہنچے تو اُن پر پھولوں کی بارش ہوئی +

راولپنڈی سنگہ سبھا نے ایک ہندو کو جو برگذرے ایک فقیر کے کہنے سے مسلمان ہوگیا تھا پھر ہندو بنالیا- اور اُسکا نام کرم سنگہ رکھا ہے +

ہرنام سنگہ سوار ساتویں بمبئی لانسرز کہ جسنے کوئٹہ میں خون کئے تھے وہاں کے سشن جج صاحب نے پھانسی کی سزا کا حکم دیا ہے- اس کا اپیل ایجنٹ گورنر بلوچستان کے حضور میں دائر کیا ہے +

بقول ہفتہ وار لاہور کے آنریری مجسٹریٹ نواب غلام محبوب سبحانی آنریری مجسٹریٹی سے برطرف کئے گئے :: یہہ وہی نواب صاحب ہیں جن کی بیگم صاحبہ پر مقدمہ خون کا ذکر اخبارات میں مشتہر ہوا تھا +

لاہور میں ایک عظیم الشان دربار سوم ہفتہ نومبر میں ہوگا جبکہ حضور وائسرائے بہادر سرحد سے واپس تشریف لائینگے اس دربار میں کمانڈر انچیف افواج ہند بھی شریک ہونگے +

حیدر آباد دکن- نواب سردار جنگ بہادر کے صاحبزادہ میرزا ذوالقدر بیگ کو چالیس ہزار روپیہ کا اور مولوی حمید اللہ خاں خویش نواب ممدوح کو بتیس ہزار روپیہ کا سرپیچ بطور خلعت عروسی پیشگاہ حضور والی حیدر آباد دکن سے مرحمت ہُوا +

بڑودہ- مہاراجہ صاحب بہادر کے بھائی بیرسٹر ہوکر جلد تر لنڈن سے یہاں آنے والے ہیں- یہہ پہلے رئیس ہیں جو ایک ریاست کے کنور شہزادہ ہوکر انگریزی تعلیم سے اسقدر ممتاز ہوئے ہیں +

بقیہ روئیداد

نمبر ۱/۲ رام سرنداس و چھبیل وغیرہ آدکھتریان محلہ آوانان تعمیر دیوار مکان بند نالی چھوڑکر +

نمبر ۱/۳ شہزادہ محمد صالح خلف شہزادہ محمد شعیب عرضی ڈہولیوال نکالنے چار دروازہ ہائے +

نمبر ۱/۴ محمد حسن برخنداز نہر سرہند محلہ باجڑیاں تعمیر دیوار مکان بنیاد سابقہ پر +

نمبر ۱/۵ حکم چند سود محلہ ویٹ گنج تعمیر پایدان پیش دروازہ مکان طول ۲ فٹ عرض بند نالی تک +

نمبر ۱/۶ سردار مہتاب سنگھ خلف سردار بدہ سنگھ رئیس لدھیانہ تعمیر چار منزل دکانات محلہ اقبال گنج اصلی بنیاد پر چار فٹ ۱۵ انچ کنارہ نالی چھوڑکر +

نمبر ۱/۷ لالہ منسارام ساہوکار بذریعہ رام جیداس لگانے چوکھٹہ نالی پر پیش دروازہ ہائے طویلہ +

نمبر ۱/۸ تلسی رام پسر گنداری مل کھتری متصل احاطہ بناچودہری تعمیر قطعہ دکانات اصلی بنیاد پر +

نمبر ۱/۹ غلام مصطفٰے پسر محمد شاہ ڈہولیوال تعمیر چبوترہ بند نالی چھوڑکر اور ایک پل اوپر نالی پیش دروازہ طول تین فٹ عرض بند نالی تک +

نمبر ۲۔ رپورٹ سب کمیٹی تعمیرات بموجب رزولیوشن نمبر ۲۱ مورخہ ۲۴ جنوری ۱۸۹۴ء دربارہ اس کے کہ رام جیداس کچھ ثبوت ملکیت کا نہیں دیتا +

تجویز ہوئی کہ اگر پندرہ روز کے اندر ثبوت دلوے صاحب پریزیڈنٹ اجازت دیویں ورنہ کاغذات داخلدفتر فرماویں +

نمبر ۳۔ رپورٹ سب کمیٹی تعمیرات ٹھہری عرضی الہیبخش محلہ گڑہ بازار دربارہ اس کے کہ سائل کو اجازت نکالنے دروازہ کی بوجہ اس کے کہ زمین سرکاری ہے نہیں ملنی چاہئیے +

تجویز ہوئی کہ رائے سب کمیٹی منظور کی جاوے +

نمبر ۴۔ رپورٹ سب کمیٹی تعمیرات ٹھہری عرضی مسمیان امام بخش نبی بخش و محکم وغیرہ دربارہ اس کے کہ سائلان نے خواہ اپنے واسطے خارج ہونے زمین رجسٹر نزول سے اور متعلق ہونے مسجد کے بحضور جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر پیش کریں درائے صاحب وائس پریزیڈنٹ کہ یہہ درخواست کمیٹی کی طرف سے بحضور جناب صاحب ممدوح ہونی چاہئیے +

تجویز ہوئی کہ سائلان کو ہدایت ہووے کہ اگر چاہیں زمین کے رجسٹر نزول کے خارج کرنے کے لئے خود بحضور جنابصاحب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر درخواست کریں +

نمبر ۵۔ رائے صاحب وائس پریزیڈنٹ دربارہ تقرری خواجہ احسن شاہ صاحب ممبر سب کمیٹی فنانشل بجائے لالہ شادی رام صاحب اور لالہ شادی رام صاحب نے زبانی کہا کہ محض مجھے کیوں تبدیل کیا جاتا ہے جملہ سب کمیٹی ہائے کی حسب دستور سابق تبدیلیات کی جاویں +

تجویز ہوئی کہ فہرست سب کمیٹی ہائے مع احکام دربارہ تبدیلی ہائے ممبران سب کمیٹی ہائے پیش ہوویں۔ چنانچہ فہرست پیش ہوئی وقت تنگ ہے آیندہ جلسہ میں پیش ہو +

نمبر ۶ رپورٹ سب کمیٹی بموجب رزولیوشن نمبر ۱۷ مورخہ ۲۴ جنوری ۱۸۹۴ء دربارہ مدرسان میونسپل بورڈ سکول لودیانہ +

تجویز ہوئی کہ سب کمیٹی موجودہ حسب قاعدہ گورنمنٹ ایک ایک فرد الزامات لالہ بھگت رام اور منشی سعداللہ و دولت رام کو دیدیوے اور اُن سے جوابات لیکر کمیٹی میں پیش کرے +

نمبر ۷۔ کاغذات تبدیلی پنڈت دیوی چند بجائے ٹانک چند اور مسماۃ بھولی بجائے مسماۃ شبدیوی حسب رائے سب کمیٹی تعلیم و صاحب سپرنٹنڈنٹ مدارس زنانہ +

تجویز ہوئی کہ حسب رائے سب کمیٹی دربارہ تبدیلی مدرسین منظور کی جاوے +

نمبر ۸۔ رپورٹ سب کمیٹی تعلیم ٹھہری چٹھی صاحب انسپکٹر مدارس زنانہ پنجاب دربارہ ملنے مہلت ایک سال صدرالدین معلم مدرسہ زنانہ مری گنج +

تجویز ہوئی کہ وقت تنگ ہوگیا ہے جلسہ آیندہ میں پیش ہو +

نمبر ۹۔ درخواست ہیڈ ماسٹر میونسپل بورڈ سکول لودیانہ دربارہ ملنے ؏ ماہوار الونس +

تجویز ہوئی کہ جو کارروائی پہلے دربارہ نامنظوری ہوچکی ہے وہی قایم رہے +

نمبر ۱۰۔ درخواست مسٹر ڈیوس کلرک دربارہ ملنے پوری تنخواہ ؏ ماہوار +

تجویز ہوئی کہ درخواست سائل نامنظور کی جاوے +

نمبر ۱۱۔ درخواست منصف صاحب لودیانہ مع دو قطعہ ثمن بمقدمہ چوہا مل مدعی بنام میونسپل لودیانہ دعوی لعہ قیمت سرسف رائے صاحب پریزیڈنٹ کہ میونسپل تحصیلدار کو اس مقدمہ میں پیروکار کیا گیا +

حسب رائے صاحب پریزیڈنٹ میونسپل تحصیلدار صاحب کو اختیار پیروی مقدمہ کا دیا جاوے +

نمبر ۱۲۔ کاغذات رکھے جانے تختہ و تخت پوش دکانداران چوڑا بازار نالیوں پر اور ہرج ہونے صفائی میں مع حکم جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر +

اطلاع ہوئی کاغذات داخلدفتر ہوں اور آیندہ ایسی طور سے نالی ہائے کے تختہ وغیرہ کے ڈھانپنے کے سبب سے چالان نہ کیا جایا کرے جس سے صفائی وغیرہ نالیان میں ہرج نہو +

(باقی آیندہ)

پنجاب ریلجس بُک سوسائٹی انارکلی لاہور

فہرست کتب جو عام مسیحی خوانوں مسیحی شیچروں اور سنڈے سکولوں کے کارآمد ہیں

کتب تاریخ وجغرافیہ

دینی و دنیاوی تواریخ کا مجموعہ	اردو	۴/
یسوع مسیح کا احوال	”	۶ پائی
تاریخ المسیح حصہ اول و دوم مصنفہ پادری عماد الدین صاحب حصہ اول		۲/
تاریخ کلیسیا	اُردو	۶/
کتاب مقدس کا احوال حصہ اردو فی حصہ ۲۔ الفیلڈ رومن فی حصہ		۴/
خلاصہ تواریخ	رومن	۲/
مسیحی دین اور کلیسیا کی تواریخ	”	عہ/
قدیم تواریخ کا اختصار	”	عہ/
جغرافیہ پاک کتاب	اُردو	۸/
کنعان اردو ہر شمس الجغرافیہ اُردو		۱/

کتب لغت وغیرہ

کلید الکتاب اُردو مصنفہ پادری ہاکنس صاحب		عہ/۸
	رومن	عہ/
لغات پاک کتاب	”	للعہ
تقدیس اللغات	”	عہ/
مفتاح التورات	” ۲ باتصویر	۸/
کوائف الصحائف	اردو ڈاکٹر عماد الدین صاحب	۸/
اور او سیرۃ المسیح	”	۴/
	رومن	۸/

یہہ کتابیں مسیحی خوانوں کے لئے نہایت مفید ہیں۔ اِنکے علاوہ مسیحی مذہب کے متعلق ہر قسم کی کتابیں وانجیل مختلف زبانوں انگریزی اُردو ہندی پنجابی وغیرہ میں موجود رہتی ہیں خط وکتابت اس پتہ پر ہونی چاہئے +

انارکلی لاہور

اسسٹنٹ سکرٹری پنجاب ریلجس بک سوسائٹی

شعر وسخن

غزل

گل نادر تجھے گلشن میں بنایا کیسا
دست قدرت نے اچنبھا یہہ دکھایا کیسا

خواب غفلت سے کسی نے یہہ جگایا کیسا
مژدہ روح فزا مجھکو سنایا کیسا

میٹھی باتوں سے مسیحا نے لبھایا کیسا
دست شفقت سے مرا درد مٹایا کیسا

مَوت کے سایہ کی وادی میں سڑے تھے ہم
بھاگے پھرتے تھے۔ مسیحا نے بلایا کیسا

آخری وقت مسیحا تیری حالت کیا تھی
تونے وہ رنج والم درد اُٹھایا کیسا

رہتی نظروں میں ہے مصلوب مسیحائی شبیہہ
اُس کا نقشہ میری آنکھوں میں سمایا کیسا

ہے شہا نام تیرا ورد زباں آٹھ پہر
اور سر کو بھی ہے سجدہ میں جھکایا کیسا

آگ میں پھینکے گئے جبکہ پرستار تیرے
تونے اک بستر اپھولوں کا بچھایا کیسا

قم یاذنی کی صدا جبکہ لعازر نے سُنی
کہہ کے لبیک تیرے سامنے آیا کیسا

اپنے بیٹے کو پئے فدیہ جہاں میں بھیجا
عاصیوں کا تھا تجھے درد خدایا کیسا

لنگڑے چلتے ہیں کہیں گاتے ہیں گونگے بھی ثنا
الفت حق نے کرشمہ یہہ دکھایا کیسا

میں سزاوار سزا کا تھا گناہوں کے سبب
میری حالت پہ تمہیں رحم ہوا آیا کیسا

دے دیا افسر شاہانہ کا وعدہ تو نے
مرتبہ اپنے شہیدوں کا بڑھایا کیسا

ہوگیا شاد تیرے فضل سے یہہ بندہ لطیف
ورنہ شیطان نے تھا اُسکو ستایا کیسا

غزل

مضمحل کیوں ہو؟ لا کس لئے فکر ہے تو
جا شفاخانہ عیسےٰ پہ جو بیمار ہے تو

دست رحمت ہے تجھے چھو کے کریگا چنگا
بستر غم پہ پڑا کس لئے لاچار ہے تو

کام کیا آتیرا اکرم میں نہ دیگا مسیح
کیوں عبث دام تفکر میں گرفتار ہے تو

تو سراپائے کرم فیض اتم ہے عیسےٰ
میں گنہگار سراسر ہوں تو غفار ہے تو

تیری ہمدردی و غمخواری تکیہ ہے مرا
حالت رنج و مصیبت میں مددگار ہے تو

کر عطا دولت ایمان تو کل مجھکو
میں تہی دست ہوں محتاج ہوں زردار ہے تو

رکھ یقیں اپنا مل بخشش عیسےٰ پہ سفیر
گو کہ دنیا میں بڑا سب سے گنہگار ہے تو

لودیانہ

نامہ نگار لودیانوی لکھتے ہیں کہ:۔ سناتن دھرم سبھا کے ایک مشہور ومعروف ممبر لالہ دو لجند صاحب پنشنر سابق صدر قانون گو لودیانہ کے ۱۲ جولائی سنہ ۱۸۹۲ء کو فرزند ارجمند پیدا ہوا۔ چنانچہ آپنے اس تقریب پر بڑی خوشی ظاہر کی۔ اور موقع محرم پر عام مسلمانوں کے واسطے ایک سبیل لگوائی اور شربت خوب دل کھولکر پلایا یہانتک کہ مکھیوں کا ہجوم اور بھنبھناہٹ ابتک موجود ہے:۔ ہم اُن کے اس کار ثواب میں حصہ لینے کے لئے اُن کو تہ دل سے مبارکباد دیتے ہیں (نورافشاں) یہہ کچھ تعجب نہیں کیونکہ ہنود محمدی بقول اُنکے دو نو بھائی ہیں۔ اکثر محمدی ہنود اُنکے دیوی و دیوتاؤں کو مانتے۔ اور اکثر ہنود محمدیوں کے پیر شہیدوں پر اعتقاد رکھتے ہیں +

پادری ای۔ پی نیوٹن صاحب منیجر نورافشاں کے واسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں ایروانٹلی کے اہتمام سے چھپا